مُعوِّذَتین

(فضائل، برکات، تفسیر)

www.KitaboSunnat.com

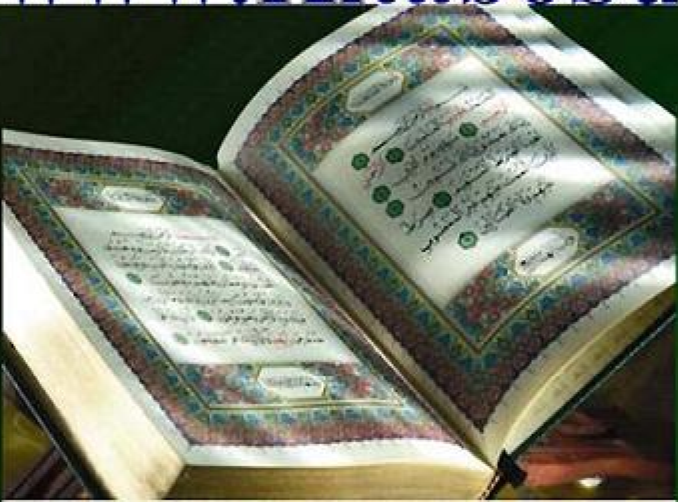

افادات

امام علّامہ ابن قیم الجوزیہ رحمۃ اللہ علیہ

پروفیسر عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

ترتیب وتدوین

ابو محمد شاہد ستار حفظہ اللہ

تقدیم وتہذیب / فضیلۃ الشیخ

ابو عدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

توحید پبلیکیشنز، بنگلور (انڈیا)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

❀❀❀ توجہ فرمائیں! ❀❀❀

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب............

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔
- متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

❀❀❀ تنبیہ ❀❀❀

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

معوّذتین

(فضائل، برکات، تفسیر)

افادات

امام علّامہ ابنِ قیم الجوزیہ رحمۃ اللہ علیہ

فضیلۃ الشیخ پروفیسر عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

ترتیب وتدوین

شاہد ستار حفظہ اللہ

تقدیم وتہذیب

فضیلۃ الشیخ ابوعدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

ترجمان سپریم کورٹ، الخبر (سعودی عرب)

ناشر

توحید پبلیکیشنز، بنگلور (انڈیا)

صحیح دینی معلومات کے لئے ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقوقِ اشاعت بحقِ ناشر محفوظ ہیں

❖ نام کتاب: مُعَوّذتین ؛ فضائل، برکات، تفسیر

❖ افادات: امام علامہ ابنِ قیم الجوزیہ رحمۃ اللہ علیہ
فضیلۃ الشیخ پروفیسر عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

❖ ترتیب وتدوین: ابومحمد شاہد ستار حفظہ اللہ

❖ تقدیم وتہذیب: فضیلۃ الشیخ ابوعدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

❖ طبع اول: ۱۴۲۹ھ ، ۲۰۰۸ء

❖ تعداد: ۳۰۰۰

❖ ناشر: توحید پبلیکیشنز، بنگلور (انڈیا)

❁ ہندوستان میں ملنے کے پتے ❁

1-توحید پبلیکیشنز
ایس.آر.کے.گارڈن
فون:۲۶۶۵۰۶۱۸، بنگلور۔۰۴۱ ۵۶۰

2-چارمینار بک سنٹر
چارمینار روڈ، شیواجی نگر، بنگلور۔۰۵۱ ۵۶۰

3-دار التوعية
اسلامی سی۔ڈیز، کیسیٹس اور بک ہاؤس۔
نمبر:۷، فرسٹ کراس، چارمینار مسجد روڈ
فون:۰۸۰۔۲۵۵۴۹۸۰۴
شیواجی نگر، بنگلور۔۵۶۰۰۵۱

1-Tawheed Publications,
S.R.K.Garden,Phone# 26650618
BANGALORE-560 041
2-Charminar Book Center
Charminar Road,Shivaji Nagar,
BANGALORE-560 051
3.Darul Taueyah
Islamic Cassettes,Cds & Books
House,Door# 7,Ist Cross
Charminar Masjid Road
SivajiNagar Bangalore-560 051
Tel:080-25549804

Emailto:tawheed_pbs@hotmail.com

صحیح دینی معلومات کے لئے ''**توحید پبلیکیشنز**'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرستِ مضامین

شمار نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۱	پیشِ لفظ: ابو محمد شاہد ستار حفظہ اللہ	6
۲	تقدیم: فضیلۃ الشیخ ابو عدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ	8
۳	معوذتین: فضائل، برکات، تفسیر	13
۴	فضائل و برکات	14
۵	① جنوں اور نظرِ بد کا دم	14
۶	② قرآنِ مفصل	15
۷	سبع طوال	16
۸	مئین	16
۹	مثانی	16
۱۰	مفصّل	16
۱۱	③ بے نظیر و بے مثال سورتیں	18
۱۲	بعض نصائح رسول ﷺ	19
۱۳	④ دنیوی و اخروی تحفظ	20
۱۴	⑤ بچھو کے کاٹے کا علاج	21
۱۵	⑥ سوتے وقت کا وظیفہ	22
۱۶	⑦ شیطان کے خلاف چوکیدار	22
۱۷	⑧ پناہ	23
۱۸	⑨ شدّتِ مرض کا دم	24
۱۹	⑩ ہر مصیبت و تکلیف کا علاج	24
۲۰	**سورۃ الفلق**	25
۲۱	ترجمہ و تفسیر	25
۲۲	تین مرکزی نکتے	27

صحیح دینی معلومات کے لئے ''**توحید پبلیکیشنز**'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

شمار نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۲۴	استعاذہ	27
۲۵	مستعاذ بہٖ	28
۲۶	مستعاذ منہ	31
۲۷	پہلا امر	32
۲۸	دوسرا امر	34
۲۹	تیسرا امر	37
۳۰	ایک باطل نظریہ کا ازالہ	39
۳۱	نبی ﷺ پر جادو کا واقعہ	42
۳۲	چوتھا امر	43
۳۳	حسد کے مراتب	44
۳۴	حاسد کے شرّ کا دفعیہ	46
۳۵	① پہلا سبب؛ استعاذہ باللہ	46
۳۶	② دوسرا سبب؛ خشیتِ الٰہی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل	46
۳۷	③ تیسرا سبب؛ الصبر علیٰ عدُوّہ	47
۳۸	④ چوتھا سبب؛ توکل علی اللہ	48
۳۹	⑤ پانچواں سبب؛ قلب وفکر کو حسد سے خالی رکھنا	48
۴۰	⑥ چھٹا سبب؛ رضائے الٰہی کی تلاش میں استغراق	49
۴۱	⑦ ساتواں سبب؛ گناہوں سے استغفار	50
۴۲	⑧ آٹھواں سبب؛ صدقہ وخیرات اور نیکی کا عمل لازم پکڑنا	51
۴۳	⑨ نواں سبب؛ آتشِ حسد کا احسان سے بجھانا	51
۴۴	⑩ دسواں سبب؛ عالمِ اسباب کو نظر انداز کر کے خالقِ حقیقی کو نفع وضرر کا مالک سمجھنا	52
۴۵	حاصلِ کلام	53
۴۶	سورۂ فلق کا ماحصل	53
۴۷	چار فرقے	53

صحیح دینی معلومات کے لئے ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شمارنمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۴۸	① پہلا فرقہ؛ متکلمین ومادہ پرست	53
۴۹	② دوسرا فرقہ؛ معتزلہ وغیرہ	54
۵۰	③ تیسرا فرقہ؛ کاہن وغیرہ	54
۵۱	④ چوتھا فرقہ؛ اہلِ حق	55
۵۲	**سورۃ الناس**	55
۵۳	ترجمہ وتفسیر	
۵۴	تین صفاتِ الٰہی واقسامِ توحید	56
۵۵	توحیدِ ربوبیت	56
۵۶	توحیدِ اسماء وصفات	56
۵۷	توحیدِ الوہیت وعبادت	57
۵۸	سورۂ فلق اور سورۂ ناس کا مقابلہ!	58
۵۹	دنیاوی شرور	58
۶۰	﴿اَلْوَسْوَاسُ﴾ کی تفسیر	58
۶۱	لفظی واصلاحی معنیٰ	58
۶۲	﴿اَلْوَسْوَاسُ﴾	59
۶۳	شیطان کے دوسرے شرور	59
۶۴	شیطانی شر کی اقسام	64
۶۵	① شرک وکفر ② بدعت	65
۶۶	③ کبائر ④ صغائر	66
۶۷	⑤ مباحات ⑥ افضل عمل سے باز رکھنا	67
۶۸	﴿اَلْخَنَّاس﴾ کی تفسیر	68
۶۹	خناس کے معنے	68
۷۰	تفسیر ﴿مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاس﴾	70
۷۱	شیطان کے شرور سے بچاؤ	70

صحیح دینی معلومات کے لئے ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیشِ لفظ

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَسَیِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مِنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ، وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا إِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. اَمَّا بَعْدُ:

قارئینِ کرام! اسلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اللہ رب العزت کا مجھ پر بہت بڑا احسان ہے کہ اُس نے مجھے اچھے علماء کی صحبت عطاء فرمائی۔ انہیں میں سے ایک ہمارے قابلِ عزت استاد فضیلۃ الشیخ محمد منیر قمر حفظہ اللہ بھی ہیں۔ مسلسل آٹھ سال سے شیخ کے دروس میں شرکت کرنے اور ان سے تلمّذ ہونے کا شرف مجھے حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق اور شیخ محترم کی حوصلہ افزائی کا نتیجہ یہ ہے کہ آج میں کچھ لکھنے کے قابل ہوا ہوں۔ شیخ محترم کے ساتھ مل کر پچھلے چھ سات سالوں سے انکی لکھی ہوئی کتب کے مسودات کو پڑھنے اور ان کی کمپوزنگ کرنے کا تجربہ بھی ہو رہا ہے۔ اس سے میرا ذاتی فائدہ یہ ہوا کہ دین کا صحیح اور اصل علم مجھے حاصل ہوا اور انکی صحبت کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے مجھے موضوعات کو تیار کر کے تقریر کرنے کی طرف متوجہ کیا۔ آج میں اس میدان میں کچھ کوشش کرنے لگا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

ایک سال سے بھی زیادہ کا عرصہ گزر چکا کہ مجھے اس موضوع ''معوذتین: فضائل، برکات اور تفسیر'' پر تقریر کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ اُن دنوں جب میں نے اس موضوع پر اپنی تقریر تیار کرنا شروع کیا تو مجھے عالمِ اسلام کی مشہور و معروف علمی شخصیت فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ کی اسی موضوع پر ایک تقریر (انٹرنیٹ سے) موصول ہوئی جو پہلے سے میرے پاس موجود تھی۔ اس تقریر کو سن کر اور ساتھ ہی معوّذتین کے فضائل سے متعلق

صحیح دینی معلومات کے لئے ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث کیلئے شیخ محمد اقبال کیلانی ﷾ کی ''فضائلِ قرآن'' سے استفادہ حاصل کیا۔ جب میں نے اپنی تقریر کا پورا موضوع تیار کرلیا اور جس دن مجھے تقریر کرنی تھی اُسی دوران امام ابن قیم الجوزیہ رحمۃ اللہ علیہ کے تحریر کردہ اسی موضوع کا اردو ترجمہ میرے ہاتھ لگا۔ چونکہ میں نے اپنی تقریر تیار کرلی تھی اور وقت کی کمی کے باعث اس کتاب سے کوئی خاص فائدہ نہ اٹھا سکا۔ دراصل جب میری تقریر ہو چکی تو میں نے چاہا کہ اس تقریر کی ایک ایک کاپی اپنے ساتھیوں میں تقسیم کردوں۔ بعد میں مجھے خیال آیا کہ کاش میں نے امام ابن قیم الجوزیہ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب سے بھی استفادہ کرلیا ہوتا۔ چنانچہ تقریباً ڈیڑھ دو سال کی مدت کے بعد پھر سے اس موضوع پر کام کرنے لگا اور جو میں نے ضروری سمجھا اسے شامل کرلیا۔ بالآخر آج میں اس کو پایۂ تکمیل تک لے آیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ میں نے اپنے محترم استاد فضیلۃ الشیخ محمد منیر قمر ﷾ سے درخواست کی کہ وہ اس موضوع پر نظر ثانی کردیں، اس میں پائی گئی غلطیوں کی نوک پلک سنوار دیں اور ساتھ ہی اپنی طرف سے ایک مقدمہ بھی لکھ دیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میرے استاد محترم کو جزاء خیر عطاء فرمائے اور انکی عمر اور علم میں برکت عطاء فرمائے۔ آمین

قارئینِ کرام! ان دو سورتوں، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس جن کو معوّذتین بھی کہتے، جو کہ حارس (چوکیدار) کا کام کرتی ہیں، ان کو پڑھیں اور ان کے فوائد و برکات کو لوگوں میں عام کریں۔

آخر میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ مجھ جیسے ادنیٰ انسان اور ناچیز کو اپنے کلام پاک کی ان دو سورتوں کی کچھ خدمت کرنے کا موقع عنایت فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میری اس ادنیٰ سی خدمت کو ہر طرح کی ریاکاری سے پاک رکھتے ہوئے، میری اس کوشش کو میرے حسنات میں شامل کردے اور مجھ جیسے گناہگار کی آخرت میں نجات کا باعث بنائے۔ آمین یارب العالمین

۲۲/۴/۱۴۲۹ھ — دعا گو

۲۸/۴/۲۰۰۸ء — شاہد ستار

صحیح دینی معلومات کے لئے ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقدیم

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَ نَعُوْذُ بِا للّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَسَیِّئَاتِ أَعْمَا لِنَا، مِنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ، وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا إِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ.

اَمَّا بَعْدُ:

قارئینِ کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

- قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کا کلام پاک ہے جوکہ مصادرِ شریعت میں سے اوّلین مصدر بھی ہے۔
- یہ نبیٔ اکرم ﷺ کا معجزۂ خالدہ اور خوشگوار زندگی کے لیۓ کامل وشامل آسمانی دستور ہے۔
- یہ قرآنِ کریم تمام جن وانس کیلئے ذریعۂ ہدایت اور خزینۂ رحمت ہے۔
- جواس کے احکام پر عمل پیرا ہوا سے اللہ تعالیٰ عروج وترقی کی رفعتوں سے آشنا کرتا ہے اوراسے پسِ پشت ڈالنے والوں کوتنزّل وادبار سے دوچار کردیتا ہے۔
- قرآنِ کریم حصولِ اجروثواب کا ذریعہ ہے کہ اسکا صرف ایک حرف پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں۔
- قرآنِ کریم قلبی وروحانی اور جسمانی بیماریوں سے شفاء کا باعث ہے۔
- قرآنِ کریم سیکھنے والے کیلئے جنت کی راہیں آسان کردی جاتی ہیں۔
- قرآنِ کریم زہریلے جانوروں کے زہر کا تریاق ہے۔
- یہ آسیب ومرگی اور نظرِ بدزائل کرنے کا تیر بہدف نسخہ ہے۔
- یہ تعویذ گنڈوں، جادوٹونوں اور شیطانی وساوس کا رحمانی علاج ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- ابلیسِ لعین سے انسان کو بچانے کیلئے یہ قرآن حارس (Guard) کا کام کرتا ہے۔
- یہ قرآنِ کریم حصولِ خیر و برکت کا دروازہ، اللہ سے اپنی حاجات پوری کروانے کا ذریعہ اور فراوانیٔ رزق کا باعث ہے۔
- یہ قرآن دنیوی و برزخی اور اخروی زندگی کی تمام مشکلات سے نجات دہندہ ہے۔
- قرآنِ کریم کے اتنے فضائل و برکات اور فوائد و ثمرات ہیں کہ ع

سفینہ چاہیئے اس بحرِ بے کراں کیلئے

اس کلام و پیامِ الٰہی میں موجود مسائل و احکام کو سمجھنے سمجھانے کیلئے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے لیکر آج تک بیشمار لوگ میدان میں آئے اور ان میں سے ہر کسی نے الگ الگ انداز اختیار کیا جس سے تفسیر کے متعدد مناہج سامنے آئے۔ مثلاً:

❶ تفسیر القرآن بالقرآن والسنۃ والآثار:

① اس سلسلہ میں سب سے پہلی مشہور و معتبر صحیح ترین اور مرجعِ اوّل امام ابنِ جریر طبری کی تفسیر جامع البیان المعروف ''تفسیر ابن جریر یا تفسیر طبری'' ہے۔

② امام بغوی کی تفسیر معالم التنزیل المعروف ''تفسیر بغوی'' یہ ضعیف احادیث اور بدعات سے پاک ہونے کے لحاظ سے بہترین تفسیر ہے۔

③ امام ابنِ عطیہ اندلسی کی تفسیر ''**المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز**''۔

④ امام ابن کثیر کی تفسیر القرآن العظیم المعروف تفسیر ابن کثیر۔ تفسیر ماثور کے طور پر اور بعض خصائص کی بناء پر تفسیر ابن جریر کے بعد اسکا درجہ ہے۔ صحیح و مختصر، سہل و متداول اور اردو انگلش میں دستیاب ہونے کی وجہ سے یہ دنیا کی مشہور ترین تفسیر ہے۔

❷ تفسیر بالرأی:

① امام بیضاوی کی تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف ''تفسیر بیضاوی'' جو کہ دراصل

صحیح دینی معلومات کے لئے ''**توحید پبلیکیشنز**'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیر الکشاف زمخشری کا اختصار ہے جس پر بعض اضافے تفسیر کبیر امام رازی، تفسیر امام راغب اصفہانی اور بعض دیگر کتبِ تفسیر سے بھی لیئے گیئے ہیں۔

② علاّمہ نسفی کی تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التنزیل المعروف ''تفسیر نسفی''۔ یہ دراصل تفسیر بیضاوی وزمخشری (بدعات واعتزال سے لبریز کتب) کا اختصار ہے۔

③ امام خازن کی تفسیر معانی التنزیل المعروف ''تفسیر خازن'' یہ دراصل تفسیر بغوی کا اختصار ہے جس پر بعض دیگر کتبِ تفسیر سے اضافے بھی کیئے گئے ہیں۔

④ تفسیر جلالین: یہ انتہائی مختصر بلکہ حاشیہ ٹائپ لیکن معروف ومفید ہے۔ یہ دو آئمہ کی محنت کا نتیجہ ہے۔ پہلے امام جلال الدین محلّی ہیں جنہوں نے سورۃ الکہف سے لیکر سورۃ الناس تک تفسیر لکھی، پھر سورۂ فاتحہ کی تفسیر مکمل کی اور پیغام اجل آ گیا۔ انکے بعد امام جلال الدین سیوطی نے سورۃ البقرہ سے لے کر سورۃ بنی اسرائیل تک تفسیر لکھ کر اس کتاب کی تکمیل کر دی اور اسکے لکھنے والے دونوں آئمہ کا نام جلال الدین ہے لہٰذا اسکا نام تفسیر الجلالین (دوجلالوں کی تفسیر) پڑ گیا۔

⑤ امام ابوسعود عمادی کی تفسیر ارشاد العقل السلیم الی مزایا الکتاب الکریم المعروف ''تفسیر ابوسعود''۔ یہ تفسیر کشاف وبیضاوی کو سامنے رکھ کر لکھی گئی بہترین تفسیر ہے۔

⑥ مجتہدِ مطلق امام شوکانی کی تفسیر فتح القدیر روایت ودرایت کی بڑی جامع ومانع تفسیر ہے جس میں امام ابنِ جریر سے ماخوذ جواہرات، امام قرطبی کی گہرائی، امام ابن عطیہ کا ایجاز، امام ابن کثیر کی تحقیق وتدقیق اور امام سیوطی کے ہیرے موتی لڑیوں میں پروئے ہوئے ملتے ہیں اور یہ اسرائیلی روایات سے تقریباً پاک ہے۔

⑦ علاّمہ سید محمود آلوسی کی تفسیر روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی المعروف ''تفسیر آلوسی''۔ یہ کتاب متقدمین علماءِ تفسیر کے افادات کا عمدہ وعالمانہ اور مبصرانہ انتخاب ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❸ دورِ حاضر اور ماضی قریب کی بعض کتبِ تفسیر و حواشی:

① علامہ احمد حسن دہلویؒ کی تفسیر ''احسن التفاسیر'' طریقۂ سلف کی حامل اس تفسیر کی ایک خاص بات یہ ہے کہ اسے ضعیف وموضوع احادیث سے بالکلیہ پاک رکھنے کی بھرپور کوشش کی گئی ہے۔

② مولانا عبدالرحمٰن کیلانی کی تفسیر ''تیسیر القرآن'' پہلی کی نسبت قدرے مختصر مگر انہی صفات کی مالک تفسیر ہے۔

③ تفسیر ''فوائد سلفیہ'' الموسومہ باشرف الحواشی، استاذی شیخ الحدیث مولانا عبدہٗ الفلاحؒ کا بڑا مفصل حاشیہ ہے جو کہ حاشیہ ہونے کے باوجود ایک جامع ومانع تفسیر ہے۔

④ ہمارے فاضل دوست، ہندی الاصل، سعودی نیشنل جناب ڈاکٹر محمد لقمان سلفی حفظہ اللہ کا تفسیری حاشیہ ''تیسیر الرحمٰن لبیان القرآن'' بھی ایک بہترین تفسیری کوشش ہے۔

⑤ ایک دوسرے فاضل، شعبۂ تالیف وتحقیق۔ دارالسلام لاہور۔ کے انچارج، معروف مفسر حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ کا تفسیری حاشیہ احسن البیان، جسے پہلے عالمی اشاعتی ادارے دارالسلام الریاض نے شائع کیا اور پھر کنگ فہد قرآن کمپلیکس مدینہ منورہ نے لاکھوں کی تعداد میں چھاپ کر دنیا بھر میں پہنچا دیا اور پہنچایا جا رہا ہے۔

❹ تفسیری اجزاء:

قرآنِ کریم کی تفسیر چونکہ تمام علوم میں سے علی الاطلاق اشرف وافضل اور اعلیٰ ترین علم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کسی نے پورے قرآنِ کریم کی مکمل ومفصل تفسیر لکھی، کسی نے ترجمہ وحواشی رقم فرمائے، کسی نے صرف ترجمہ کیا اور کسی نے صرف حاشیہ لکھا اور بعض اہلِ علم نے محض تفسیری اجزاء تحریر فرمائے۔ مثلاً کسی نے متعدد سورتوں کی تفسیر، کسی نے تفسیر سورۂ یوسف، کسی نے تفسیر سورۃ الحجرات، کسی نے تفسیر سورۃ الضحیٰ، کسی نے تفسیر المعوذتین لکھی اور بعض اہلِ علم نے مختلف سورتوں، قرآنی واقعات وقصص اور معوذتین کے فضائل ومسائل پر محاضرات (لیکچرز)

صحیح دینی معلومات کے لئے ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیئے ہیں جو کہ تحریری شکل میں آجانے کے ساتھ ساتھ آڈیو، ویڈیو کیسٹس اور سی ڈیز میں بھی موجود ہیں۔

زیرِ نظر کتاب کے منظرِ عام پر آنے کی سرگزشت کچھ اسطرح ہے کہ ہمارے شاگرد اور دوست انجنیئر شاہد ستار صاحب نے ہمارے فاضل دوست اور معروف و معتبر عالمِ دین فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ کا معوذتین کے بارے میں لیکچر سنا تو اس خواہش کا اظہار کیا کہ اسے تحریری شکل دی جائے۔ انکے اسے کیسٹ سے کاغذ پر لانے کے بعد ہم نے اسے تقریر سے تحریر کا رنگ دینے کیلئے ممکن کوشش کی اور کئی ضروری اضافے بھی کیئے۔ اور کتاب کو آخری شکل دینے سے پہلے ہی علّامہ ابن قیم کی تفسیر المعوذتین بھی شاہد صاحب کی نظر سے گزری تو کہنے لگے کہ اگر اس کتاب کے بعض اہم مباحث کے بعض حصے بھی ہم اپنی اس کتاب میں شامل کرلیں تو کتاب مزید جامع ہو جائے گی۔ [1] غرض ان حصوں کو شامل کر کے پھر سے اسکی تنقیح وتہذیب کی۔ اس طرح متعدد علماء واشخاص کی محنتوں کا نچوڑ یہ زیرِ نظر کتاب آپ کے ہاتھوں تک پہنچی ہے۔ فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ خَيْراً فِى الدُّنيَا وَالْآخِرَةِ

الخبر۔ لیلۃ الجمعہ	والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ
۱۴۲۹/۶/۲۹ھ	ابوعدنان محمد منیر قمر نواب الدین
۲۰۰۸/۷/۳ء	: ترجمان سپریم کورٹ الخبر
	وداعیہ متعاون مراکز دعوت وارشاد
	الدمام، الظہران، الخبر (سعودی عرب)

[1] اہلِ علم سے تو یہ بات پوشیدہ نہ ہوگی تاہم افادۂ عام کیلئے عرض ہے کہ علّامہ ابن قیمؒ نے تفسیر میں صرف تفسیر المعوذتین ہی نہیں بلکہ انکے تفسیری افادات کا ایک مجموعہ عرصہ پہلے التفسیر القیم کے نام سے شائع ہوا تھا جو کہ ایک ہی جلد میں تھا جبکہ حال ہی دار السلام الریاض نے ''الضواء المنیر علیٰ التفسیر'' کے نام سے انکے تفسیری افادات کا ایک بہت بڑا ذخیرہ بھی شائع کردیا ہے جو کہ چھ جلدوں میں ہے۔

صحیح دینی معلومات کے لئے ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معوّذتین؛ فضائل، برکات، تفسیر

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَ نَعُوْذُ بِا للّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَا لِنَا، مِنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

اَمَّا بَعْدُ: فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ ، وَ خَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، و شَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا، و كُلَّ مُحْدثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ، وَكُلَّ ضَلَا لَةٍ فِي النَّارِ.

مَنْ يُّطِيْعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَاهْتَدٰى وَمَنْ يَّعْصِى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ وَغَوٰى.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌمَّجِيْدٌ.

﴿سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمِ.﴾

اَمَّا بَعْدُ : فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ.

﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ

صحیح دینی معلومات کے لئے ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِذَا وَقَبَ O وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ O وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ O﴾

﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

﴿ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ O مَلِكِ النَّاسِ O اِلٰـهِ النَّاسِ Oمِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ Oالَّذِىْ يُوَسْوِسُ فِىْ صُدُوْرِ النَّاسِ O مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ O ﴾

قارئینِ کرام! اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُاللّٰهِ وَ بَرَكَا تُهٗ:

تمام قسم کی تعریف اللہ رب العزت کے لیۓ خاص ہے اور بے شمار درود وسلام ہونبیٔ آخرالزماں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر۔

فضائل وبرکات:

سب سے پہلے یہ بتادیں کہ مُعَوِّذتین کا مطلب کیا ہے؟ مُعَوِّذتین کے معنے ہیں پناہ دینے والی دوسورتیں۔ چونکہ اِن دوسورتوں میں پناہ مانگی گئی ہے اس لیۓ ان دوسورتوں کو مُعَوِّذتین کہتے ہیں اور وہ سورتیں ہیں: سورۃ الفلق اور سورۃ الناس۔

① جنوں اور نظر بد کا دم:

حدیث میں آتا ہے، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَآنِّ وَعَيْنِ الْاِنْسَانِ حَتّٰى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَا نَزَلَتَا اَخَذَبِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا)) [1]

''رسول اللہ ﷺ (مُعَوِّذتین کے نزول سے پہلے اپنے الفاظ میں) جنوں

[1] ترمذی مع تحفة الاحوذی ۲۱۸/۶ ،سنن کبریٰ نسائی ۲۷۱/۸ ،ابن ماجه ۱۱۶۱/۲ الاحادیث المختارہ للضیاء المقدسی. بقول امام ترمذی: یہ حدیث حسن ہے۔ لیکن علّامہ البانیؒ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ دیکھیۓ: صحیح الجامع الصغیر: ۴۹۰۲، مشکوٰۃ: ۴۵۶۳

صحیح دینی معلومات کے لئے ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور لوگوں کی نظرِ بد سے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے یہاں تک کہ مُعَوِّذتین نازل ہوگئیں۔ جب یہ نازل ہوگئیں تو آپ ﷺ نے ان کے ذریعے سے پناہ مانگنے کو اختیار فرما لیا اور ان کے علاوہ دوسری چیزوں کو چھوڑ دیا''۔

قرآنِ حکیم کی یہ دو سورتیں بہت زیادہ فضیلت کی حامل ہیں اور توحید کے بڑے عظیم نکات اور بڑی باریکیوں کو واضح کرتی ہیں۔ ان دو سورتوں پر کتاب اللہ کا اختتام ہو رہا ہے۔ اور اللہ رب العزت نے ان میں توحید کے بڑے جوہر بیان فرمائے ہیں۔ جنہیں کما حقہٗ کوئی صحیح عالمِ دین ہی پیش کر سکتا ہے۔

پہلے میں کچھ باتیں ان دو سورتوں یعنی مُعَوِّذتین کے فضائل و برکات کے بارے میں پیش کرنے کی کوشش کرونگا۔ چنانچہ یہ دو سورتیں بڑی فضیلت والی سورتیں ہیں۔

② قرآنِ مفصل:

تفسیر طبرانی وغیرہ میں ایک حدیث ہے:

((عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اُعْطِیْتُ مَکَانَ التَّوْرَاۃِ السَّبْعَ الطِّوَالَ وَمَکَانَ الزَّبُوْرِ الْمِئِیْنَ وَمَکَانَ الْاِنْجِیْلِ الْمَثَانِیَ وَفُضِّلْتُ بِالْمُفَصَّلِ)) [1]

''حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبیٔ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تورات کی جگہ مجھے طوال سورتیں دی گئی ہیں، زبور کی جگہ مئین سورتیں دی گئی ہیں اور انجیل کی جگہ سورۂ فاتحہ دی گئی ہے اور مفصل سورتیں (زائد دے کر) مجھے فضیلت عطا کی گئی ہے۔''

اس حدیث کے آخری الفاظ ہیں: ((فُضِّلْتُ بِالْمُفَصَّلِ))

---

[1] سلسلة الاحاديث الصحيحه: ١٤٨٠

صحیح دینی معلومات کے لئے ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’اور اللہ رب العزت نے قرآنِ کریم میں مفصل کے ذریعے مجھے فضیلت دی ہے۔‘‘

فضیلت دینے کا معنیٰ یہ ہے کہ یہ قرآنِ مفصل دوسرے کسی پیغمبر کو عطا نہیں ہوا۔

قرآنِ کریم کو چار قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے:

① طوال۔ ② مئین۔ ③ مثانی ④ مفصّل

① سبع طوال:

قرآنِ حکیم کی سات ابتدائی لمبی سورتیں عطا فرمائیں:

① سورۂ بقرہ ② سورۂ آلِ عمران ③ سورۂ نسآء ④ سورۂ مائدہ ⑤ سورۂ انعام ⑥ سورۂ اعراف ⑦ سورۂ انفال۔

② مئین:

مئین سے مراد قرآنِ حکیم کی وہ سورتیں ہیں جن کی آیات کی تعداد سو سے دو سو تک ہے:

ان میں سورۂ یونس سے لیکر سورۂ شعرآء تک سورتیں شامل ہیں۔

③ مثانی:

مثانی سے مراد قرآنِ حکیم کی وہ سورتیں ہیں جن کی آیات کی تعداد سو سے کم ہے:

ان میں سورۂ نمل سے لیکر سورۂ الحجرات تک کی سورتیں شامل ہیں۔

④ مفصّل:

مفصّل سورتوں میں سورۂ قٓ سے لیکر آخر سورۃ الناس تک کی تمام سورتیں شامل ہیں۔

مفصل کا معنیٰ ہے فصل کیا گیا، فرق کیا گیا، سورۂ قٓ سے سورۃ الناس تک کو مفصل اس لیئے کہا جاتا ہے کہ ان میں بار بار فصل ہے ﴿ بِسم اللّٰہ الرحمٰنِ الرحیم ﴾ کا۔ چھوٹی چھوٹی سورتیں ہیں اور بار بار ﴿ بِسم اللّٰہ الرحمٰنِ الرحیم ﴾ کے ذریعے سے فصل وفاصلہ کیا جاتا ہے۔

صحیح دینی معلومات کے لئے ’’توحید پبلیکیشنز‘‘ کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ قرآنِ مفصل کے ذریعے مجھے فضیلت وفوقیت دی گئی ہے۔ یہ چھوٹی چھوٹی سورتیں ہیں لیکن ان کی شان بہت بڑی ہے۔ اِن کا مرتبہ بہت بڑا ہے۔ بعض سورتوں کا مرتبہ بتا دیا گیا اور بعض کا نہیں بتایا۔ مثال کے طور پر سورۂ اخلاص کا مقام بتا دیا گیا۔ حضرت ابوسعید خدری ﷺ سے روایت ہے:

''رسول اللہ ﷺ نے ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ کے بارے میں فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ بے شک یہ (سورۂ اخلاص) ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔'' [1]

جبکہ صحیح مسلم میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ)) [2]

''﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ یعنی سورۂ اخلاص ایک تہائی قرآن کے برابر ہے''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری صحابی مسجد قبا میں جماعت کرواتے تھے اور ہر نماز کی ہر رکعت کی قراءت میں اس سورۂ اخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ لوگوں نے اللہ کے پیغمبر ﷺ سے ان کی شکایت کی تو نبی ﷺ نے پوچھا:

''تم ہر رکعت میں اس سورت کو کیوں پڑھتے ہو؟'' اُس نے کہا: ((اِنِّیْ اُحِبُّهَا)) ''مجھے اس سے محبت ہے۔''

نبیٔ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((حُبُّکَ اِیَّاهَا اَدْخَلَکَ الْجَنَّةَ)) [3]

''اس سورت کی محبت کے عوض اللہ تعالیٰ نے تمہیں جنت میں داخل کر دیا۔''

---

[1] بخاری مع فتح الباری ۶۷/۸، ابوداؤد ۱۵۲/۲ سنن کبریٰ نسائی ۱۶/۵ ا
[2] صحیح مسلم: ۱۳۴۴
[3] صحیح بخاری مع فتح الباری ۲۹۸/۲، ترمذی ۱۶۹/۵ طبع مصر، حدیث: ۲۹۰۱

صحیح دینی معلومات کے لئے ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس فضیلت کی بنیاد کیا ہے؟ یہ سورہ مفصّل سورتوں میں سے ہے۔اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ مجھے قرآنِ حکیم میں مفصل کے ذریعے فوقیت وبرتری دی گئی ہے۔سورۂ فلق اور سورۂ ناس بھی مفصّل سورتوں میں سے ہیں۔ان کے بعض فضائل اللہ کے پیغمبر ﷺ نے بیان فرمائے ہیں۔

③ بے نظیر و بے مثل سورتیں:

رسول اللہ ﷺ کی ایک طویل حدیث ہے جس میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

((عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقِیتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ لِیْ: یَا عُقْبَۃُ بْنُ عَامِرٍ !صِلْ مَنْ قَطَعَکَ وَاَعْطِ مَنْ حَرَمَکَ وَاعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَکَ، قَالَ: ثُمَّ اَتَیتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ لِیْ :یَاعُقْبَۃُ بْنُ عَامِرٍ! اَمْلِکْ لِسَانَکَ وَابْکِ عَلٰی خَطِیْئَتِکَ وَلْیَسَعْکَ بَیْتُکَ، قَالَ: ثُمَّ لَقِیتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ لِیْ:یَا عُقْبَۃَ بْنَ عَامِرٍ !اَلَا اُعَلِّمُکَ سُوَرًا مَا اُنْزِلَتْ فِی التَّوْرَاۃِ وَلَا فِی الزَّبُوْرِ وَلَا فِی الْاِنْجِیْلِ وَلَا فِی الْفُرْقَانِ مِثْلُھُنَّ لَا یَأْتِیَنَّ عَلَیْکَ لَیْلَۃٌ اِلَّا قَرَأْتَھُنَّ فِیْھَا﴿قُلْ ھُوا اللّٰہُ اَحَدٌ﴾وَ ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ و﴿ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾)) [1]

”حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ سے ملا تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا:”اے عقبہ! جو قطع رحمی کرے اس سے تو صلہ رحمی کر، جو تجھے محروم رکھے تو اسے عطا کر اور جو تجھ پر ظلم کرے تو اسے معاف کر۔“

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں دوبارہ آپ ﷺ کی خدمت

[1] رواہ احمد،سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: ۲۸۶۱

صحیح دینی معلومات کے لئے ”توحید پبلیکیشنز“ کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عقبہ! اپنی زبان کو روک، اپنے گناہوں پر آنسو بہا اور اپنے گھر میں بیٹھا رہ۔'' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں پھر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عقبہ! کیا میں تجھے ایسی سورتیں نہ سناؤں کہ ان جیسی سورتیں نہ تورات میں نازل ہوئی ہیں نہ زبور میں نہ انجیل میں اور نہ فرقان (قرآن) میں۔ سُن! تجھ پر کوئی ایسی رات نہ گزرنے پائے جس میں تو یہ سورتیں نہ پڑھے۔ ① ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ ② ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ ③ ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾''

بعض نصائح رسول ﷺ:

اللہ کے پیغمبر ﷺ نے کچھ نصیحتیں کی۔ وہ نصیحتیں بھی قابلِ غور اور قابلِ فکر ہیں اور خاص طور پر وہ ہمارے اِس دور کی ضرورت ہیں۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا:

① اے عقبہ! تمہارا جو رشتہ دار تم سے تعلق توڑے تم جوڑو۔

② اور جو تمہیں محروم کرے تم اُس کو دو۔

③ اور جو تم پر ظلم کرے تم اس کو معاف کردو۔

پھر واپس گئے تو فرمایا:

④ اے عقبہ! اپنی زبان پر کنٹرول رکھو۔

⑤ اور کوئی گناہ ہو جائے تو رویا کرو۔ اور یہ رونا ندامت کی نشانی ہے۔

اور نبی ﷺ کا فرمان ہے:

((اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ)) [1] ''گناہ پر ندامت توبہ ہے۔''

اور فرمایا:

[1] ابن ماجہ: ۴۲۵۲، حاکم ۴/۲۴۳، ابن حبان: ۲۴۵۲، للتفصیل تخریج سوئے حرم حدیث: ۳۴

صحیح دینی معلومات کے لئے ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑥ زیادہ کوشش یہ کرو کہ اپنے گھر رہا کرو اور یہ اسلیئے کہ بازار فتنہ وفساد وشر کے مراکز ہیں۔ یہاں بے مقصد گھومنے اور جانے کی بجائے زیادہ کوشش یہ کیا کرو کہ اپنے گھر رہا کرو۔

اور پھر فرمایا:

⑦ ''اے عقبہ! کیا میں تمہیں کچھ سورتیں نہ سکھاؤں کہ اُن سورتوں جیسی سورت نہ تورات، زبور، انجیل میں اتری اور نہ فرقان (قرآن) میں موجود ہے۔ وہ تین سورتیں الاخلاص، الفلق اور الناس ہیں۔''

پھر فرمایا:

⑧ ''اے عقبہ! یہ تین سورتیں ہر نماز کے بعد پڑھنا نہ بھولنا''۔

⑨ ''اور رات کو سوتے ہوئے بھی۔''

جبکہ ایک اور حدیث کے الفاظ ہیں کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا:

((اِقْرَأْ بِهِمَا كُلَّمَا نِمْتَ وَكُلَّمَا قُمْتَ)) [1]

''تم جب بھی سوو یہ سورتیں پڑھ کر سوو،

⑩ اور جب بھی اُٹھو تو یہ سورتیں پڑھ کر اُٹھو۔''

۞ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم نے غور کیا آج کی رات مجھ پر ایسی آیات نازل ہوئی ہیں کہ اس سے پہلے کبھی ایسی آیات نہیں دیکھی گئیں اور وہ ہیں:

﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾'' [2]

④ دنیوی واخروی تحفظ:

مصنف ابنِ ابی شیبہ میں حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے ایک مرفوع حدیث مروی

[1] ابوداؤد ۱۵۲/۲، سنن کبریٰ نسائی ۲۵۲/۸، ۲۵۳، مسند احمد ۱۴۴/۴

[2] مسلم، حدیث نمبر: ۱۳۴۸

صحیح دینی معلومات کے لئے ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہے جس میں وہ فرماتی ہیں:

''جو شخص جمعہ کے روز یہ سورتیں سات مرتبہ پڑھ لے ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾۔ اللہ تعالیٰ اُسے آئندہ جمعہ تک ہر نقصان سے محفوظ رکھے گا۔''

اس حدیث کے ایک راوی وقیع بن جرّاح ایک محدّث ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے ان سورتوں کا تجربہ کیا اور بالکل ویسا ہی پایا جیسا کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما نے ذکر کیا تو گویا یہ سورتیں دنیوی واخروی تحفظ کی ضمانت ہیں اور جن کا اتنا اُونچا درجہ ومرتبہ ہے۔

⑤ بچھو کے کاٹے کا اعلاج:

یہ امراض کو دور کرتی ہیں۔ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کو ایک بچھو نے کاٹ لیا۔ اللہ کے پیغمبر ﷺ نے اُسے مسل ڈالا اور فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ، لَاتَدَعُ مُصَلِّياً وَلَاغَيْرَهُ اِلَّا لَدَغَتْهُمْ)) [1]

''اللہ تعالیٰ اس بچھو پر لعنت برسائے۔ یہ نمازی اور غیر نمازی کسی کو نہیں پہچانتا۔''

جبکہ شعب الایمان بیہقی کی بعض روایات میں ہے:

((مَا تَدَعُ نَبِيًّا وَلَا غَيْرَهُ)) [2] ''یہ کسی نبی کو بھی معاف نہیں کرتا''۔

یہ بچھو ملعون کیڑا ہے، باقی کیڑے نمازیوں کی قدر کرتے ہیں، یہ پہچانتے ہی نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے پانی اور نمک طلب کیا اور نمک کو پانی میں شامل کیا اور اسی حدیث میں آتا ہے کہ آپ ﷺ اُس نمک والے پانی کو اُس متاثرہ جگہ پر ڈال رہے تھے اور تینوں سورتیں پڑھ کر دم بھی کر رہے تھے۔ (حوالہ جات سابقہ)

[1] معجم طبرانی کبیر۔ الصحیحہ: ۵۴۷، ۵۴۸ [2] صحیح الجامع الصغیر: ۵۰۹۹

صحیح دینی معلومات کے لئے ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

یہ بات قابلِ غور ہے کہ دم اُس زخم پر کر رہے تھے، پانی پر نہیں۔ یہ پانی پر دم کرنا کہیں ثابت نہیں۔ برتن میں پھونکیں مارنا، پانی پر پھونکیں مارنا، نبی ﷺ نے اس سے روکا ہے۔

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ پڑھ پڑھ کر پھونکیں مارتے گئے۔ اور اللہ نے اس زہریلے ڈنگ سے آپ ﷺ کو شفاء دے دی۔ گویا کہ یہ سورتیں کئی امراض سے شفاء کی ضمانت ہیں۔

⑥ سوتے وقت کا وظیفہ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات جب بھی سوتے، بستر پر آتے تو یہ تینوں سورتیں تین تین بار پڑھتے اور اپنے ہاتھوں پر پھونک مارتے اور جہاں تک آپکے ہاتھ پہنچتے وہاں تک اپنے ہاتھ بدن پر پھیرا کرتے تھے۔ [1]

یہ بعض وہ احادیث ہیں جو ان سورتوں کا مقام واضح کرتی ہیں۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ یہ سورتیں بڑی برکات کی حامل ہیں۔ دنیا میں بھی اور قیامت کے دن بھی۔

⑦ شیطان کے خلاف چوکیدار:

شیطان کے خلاف ایک حارس (چوکیدار) ہیں۔ شیطان کے شر کو دفع کرنے کے لیۓ اور اُس کے مکر و فریب کو ٹالنے کے لیۓ یہ سورتیں حارس (چوکیدار) کا کام دیتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

> ”جو شخص ان سورتوں کو پڑھے گا اللہ رب العزت شیطان کے شر سے اسے کفایت کر دے گا۔“ [2]

اللہ اُس کے لیۓ کافی ہوگا اور شیطان کا شر، فساد، اس کا مکر اُسے لاحق نہیں ہوگا۔ اس لحاظ سے اِن سورتوں کو بڑا عظیم مقام حاصل ہے۔ اب ان سورتوں میں جو معانی کا سمندر

[1] صحیح بخاری حدیث: ۱۲۶۸ [2] ابوداؤد: ۴۲۴۱

صحیح دینی معلومات کے لیۓ ”توحید پبلیکیشنز“ کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمودیا گیا ہے، جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا، یہ توحید کا بڑا عظیم سرمایہ ہے۔قرآنِ پاک کتابِ توحید ہے۔اور یہ دین دینِ توحید ہے۔ ہر مسئلہ سے توحید واضح ہوتی ہے اور ان سورتوں پر تو قرآن کا اختتام ہو رہا ہے۔اللہ رب العزت نے اختتام میں ان دو سورتوں میں توحید کے بڑے جوہر سمو دیئے ہیں۔

⑧ پناہ:

❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جحفہ (جگہ کا نام) اور ابواء (جگہ کا نام) کے درمیان ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے کہ اچانک ہمیں آندھی اور شدید تاریکی نے آلیا۔رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے معوذتین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی شروع کردی اور فرمایا:

((يَا عُقْبَةُ! تَعَوَّذْ بِهِمَا فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِهِمَا)) [1]

''اے عقبہ! ان دونوں سورتوں کے ذریعے اللہ کی پناہ مانگو، کسی پناہ مانگنے والے کیلئے اس سے بہتر کوئی سورت نہیں''۔

❀ حضرت ابن عابس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''کیا میں تمہیں پناہ مانگنے والوں کی بہترین دعا نہ بتاؤں؟'' صحابی نے عرض کیا: ''کیوں نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ ''یہ دونوں سورتیں پناہ مانگنے والی ہیں۔'' [2]

❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلَا اُعَلِّمُکَ سُوْرَتَيْنِ مِنْ خَيْرِ سُوْرَتَيْنِ؟)) [3]

[1] ابوداود، صحیح۔مشکوۃ المصابیح للالبانی، حدیث:۲۱۶۲

[2] نسائی:۵۰۲۰/۳

[3] نسائی حدیث نمبر:۵۴۳۴

صحیح دینی معلومات کے لئے ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا میں تجھے دو ایسی سورتیں نہ سکھاؤں جو ان سب سورتوں سے بہتر ہیں (جنہیں لوگ پڑھتے ہیں)؟

پھر آپ ﷺ نے مجھے ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ O﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھائیں۔ اتنے میں نماز کھڑی ہوگئی۔ آپ ﷺ آگے بڑھے اور نماز پڑھائی جن میں یہی دونوں سورتیں پڑھیں۔ پھر آپ ﷺ میرے پاس سے گزرے تو فرمایا: ''اے عقبہ! ان دو سورتوں کی اہمیت سمجھ پائے ہو (یا نہیں)؟'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب بھی سونے لگو تو یہ دونوں سورتیں پڑھو اور جب جاگو تب بھی یہ دونوں سورتیں پڑھو۔''

✿ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے ہر نماز کے بعد معوذات پڑھنے کا حکم دیا۔ [1]

⑨ شدتِ مرض کا دم:

✿ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوتے تو معوّذتین پڑھ کر اپنے اوپر پھونکتے، جب (مرض الموت میں) آپ ﷺ کی بیماری شدت اختیار کر گئی تو میں معوذات پڑھ کر آپ ﷺ پر پھونکتی اور برکت کی خاطر آپ ﷺ کا دستِ مبارک آپ ﷺ کے جسمِ اطہر پر پھیرتی۔ [2]

⑩ ہر مصیبت و تکلیف کا علاج:

✿ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ شدید بارش اور تاریکی کی رات میں ہم رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے نکلے تا کہ آپ ﷺ ہمیں نماز پڑھائیں۔ ہم نے آپ ﷺ کو تلاش

---

[1] ابو داؤد، مسند امام احمد، بیھقی، سلسلة الاحادیث الصحیحه، للالبانی: حدیث : ۱۵۲۳

[2] بخاری، حدیث نمبر: ۵۰۱۶

صحیح دینی معلومات کے لئے ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرلیا۔آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے؟''میں نے کوئی جواب نہ دیا، تب آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہہ''میں نے جواب میں کچھ نہیں کہا۔آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''کہہ''میں نے پھر بھی کچھ نہ کہا، پھر آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ ارشاد فرمایا: ''کہہ''میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ ﷺ! کیا کہوں؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''شام اور صبح کے وقت تین مرتبہ سورۂ اخلاص اور تین مرتبہ معوذتین پڑھو، یہ ہر مصیبت اور تکلیف سے بچنے کے لیئے کافی ہوں گی۔''[1]

❁ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبیٔ اکرم ﷺ رات کے وقت جب سونے کے لیئے بستر پر تشریف لاتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھا کرتے ان پر پھونک مارتے اور ﴿قُلْ هُوَا اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ O﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھتے پھر اپنے جسمِ مبارک پر جہاں تک ہوسکتا دونوں ہتھیلیاں پھیرتے۔ پہلے سر مبارک پر ہاتھ پھیرتے پھر چہرۂ مبارک اور سامنے کے بدن پر پھیرتے۔آپ ﷺ یہ عمل تین مرتبہ کرتے۔''[2]

سورۃ الفلق؛ ترجمہ وتفسیر

اب میں سورۂ فلق کا سادہ ترجمہ آپ کے سامنے پیش کرونگا اور چند تفسیری باتیں بھی عرض کرونگا۔

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ﴾

﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ O مِن شَرِّ مَا خَلَقَ O وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ O وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِى الْعُقَدِ O وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ O﴾ (سورة الفلق)

[1] ابوداؤد، حدیث نمبر ۵۰۸۲ [2] بخاری، حدیث نمبر: ۵۰۱۷

صحیح دینی معلومات کے لیئے ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ O﴾

''کہہ دیجیے! میں پناہ پکڑتا ہوں رب الفلق کی۔''

﴿اَلْفَلَقِ﴾: صبح کے اُجالے کو کہتے ہیں۔ اُس رب کی جو روشنی اور صبح کے اُجالے کا مالک ہے، میں اُس پروردگار کی پناہ طلب کرتا ہوں۔

''پناہ کس چیز سے طلب کرتا ہوں؟''

﴿مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ O﴾

''اُس کی مخلوقات کے شر سے جو اُس نے پیدا کی ہیں۔''

اور جو جو شر اُن میں موجود ہے، میں اللہ رب العزت سے جو رب الفلق ہے پناہ طلب کرتا ہوں ان مخلوقات کے شر سے۔

﴿وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ O﴾

''رات کے شر سے، تاریکی کے شر سے۔''

﴿اِذَا وَقَبَ O﴾

''جب وہ تاریکی اور جب وہ رات آجائے۔''

﴿وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ O﴾

''اور میں اللہ رب العزت کی پناہ طلب کرتا ہوں نفّٰثات، پھونکیں مارنے والی عورتوں کے شر سے۔''

﴿فِی الْعُقَدِ﴾ گرہوں میں۔ یہ جادو کا عمل ہوتا ہے۔ گرہیں باندھ کر ان میں پھونکیں مارنا، شرکیہ منتر پڑھ کر پھونکیں مارنا۔ جادو باعثِ شر ہے تو یہاں اُن کے شر سے بھی پناہ طلب کی گئی۔

''اور گرہوں میں پھونکیں مارنے والیوں کے شر سے بھی پناہ طلب کرتا ہوں۔''

صحیح دینی معلومات کے لئے ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۝﴾
''اور ہر حاسد کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں جب بھی وہ حسد کرے۔''

تین مرکزی نقطے:

اس سورت کے تین مرکزی نکتے ہیں:

① ایک نکتہ کو ہم نام دیتے ہیں استعاذہ کا۔

استعاذہ ایک عمل ہے جس کا معنیٰ ہے پناہ طلب کرنا۔

② دوسرے نکتے کا ہم نام رکھتے ہیں مستعاذ بہٖ:

کہ پناہ کس کی طلب کی؟ کہ پناہ دینے والا کون ہے؟

③ اور تیسرا جو نکتہ ہے اسے ہم نام دیتے ہیں مستعاذ منہُ: کا

کہ پناہ کس کس چیز سے طلب کی گئی ہے؟

① استعاذہ:

استعاذہ ایک عمل ہے معنیٰ پناہ طلب کرنا۔ یہ ایک عبادت ہے جو اللہ رب العزت نے ہمیں عطاء فرمائی۔ ہماری منفعت کے لیئے۔ ہمارے بچاؤ کے لیئے اور ہمارے فائدے کے لیئے۔ استعاذہ ایک عبادت ہے اور یہ صرف اللہ رب العزت کا حق ہے کیونکہ ہر عبادت صرف اللہ ہی کے لیئے ہے۔

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾ (سورۃ ذٰریٰت: ۵۶)
''میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لیئے پیدا کیا ہے۔''

استعاذہ ایک عبادت ہے جو اللہ کے لیئے مخصوص ہے۔ جاہلیت میں استعاذہ کی صورت میں بھی شرک موجود تھا۔ اس کی قرآن نے یوں نشاندہی کی ہے:

﴿وَاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ

صحیح دینی معلومات کے لیئے ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا﴾ (سوۂ جنّ: ۶)

''بات یہ ہے کہ چند انسان بعض جنّات سے پناہ طلب کرتے تھے جس سے جنات اپنی سرکشی میں اور بڑھ گئے۔''

اس آیت کی تفسیر میں امام سدیؒ کہا کرتے تھے کہ ایک شخص تنہا نکل پڑتا اور کسی جنگل یا وادی میں یہ پکارا کرتا تھا:

(اَعُوْذُ بِسَيِّدِ هٰذَا الْوَادِیْ مِنَ الْجِنِّ)

''میں اس وادی کے جن سردار کی پناہ میں آتا ہوں۔''[۱]

(مِنْ شَرِّ سُفَهَاءِ قَوْمِهٖ)

''اُس کی قوم کے بے وقوف شریروں کے شر سے میں پناہ مانگتا ہوں۔''

اور جب کوئی انسان یہ عمل کرتا تو جنوں کی سرکشی اور ان کی طغیانی اور بڑھ جاتی کہ ہم اس قابل ہیں کہ انسان ہم سے پناہ طلب کریں اور یہ انسان ہماری پناہ میں آنا چاہیئے۔ تو گویا جاہلیت میں اس شرکِ استعاذہ کا وجود تھا۔ ''غیر اللہ سے پناہ طلب کرنا''۔ دینِ اسلام نے اِسے باطل کر دیا اور کتاب وسنّت کی تعلیم نے یہ نکتہ سمجھایا کہ استعاذہ ایک عبادت ہے اور اللہ کے علاوہ کوئی پناہ نہیں دے سکتا۔ پناہ اللہ رب العزت کی طلب کی جائے۔ اللہ رب العزت ہی اس کے لائق اور مستحق ہے۔

② مستعاذ بہ:

''جس سے پناہ طلب کی جائے۔'' وہ اللہ رب العزت ہے۔ اب یہاں نکتۂ توحید یہ ہے کہ اللہ رب العزت نے خاص طور پر اپنے پیغمبر سے کہا کہ ﴿قُلْ﴾ ''آپ کہیں'' ﴿اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ ''میں رب الفلق کی پناہ پکڑتا ہوں۔'' دنیا والوں کو بتا دیں کہ میں بھی اللہ کی پناہ کا طالب ہوں اور محتاج ہوں۔ اللہ کی پناہ کے بغیر میرے لیئے بھی کوئی چارۂ کار نہیں، کوئی ٹھکانا

[۱] ابن کثیر، آیتِ مذکورہ

صحیح دینی معلومات کے لئے ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔ دنیا والوں نے تو پیغمبرِ اسلام کو پتہ نہیں کس کس مقام پر بٹھا دیا؟ مختارِ کل کہا گیا۔ اپنی انگلی کے اشارے سے جو چاہیں کر لیں اور کیا کیا اختیارات آپ ﷺ کی طرف منسوب کر دیئے جبکہ یہ سب شرک کی بدترین صورتیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر پیغمبرِ اسلام ﷺ کو حکم دیا کہ آپ پڑھیں، دنیا والوں کو سنائیں اور بتائیں کہ میرا عقیدہ کیا ہے کہ میں (محمد ﷺ) بھی اللہ کی پناہ کا طالب اور محتاج ہوں اور میرے لیئے اس کے بغیر کوئی چارۂ کار نہیں۔ حضرت محمد ﷺ اکرم الخلق، سیدِ ولدِ آدم علیہ السلام، صاحبِ شفاعت، صاحبِ مقامِ محمود۔ اس کائنات میں سب سے افضل لیکن کسی تصرف کے مالک نہیں۔ وہ بھی اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے اور دن رات اس میں مصروف رہتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو بستر سے گم پایا۔ مجھے تشویش ہوئی کہ اللہ کے پیغمبر کہاں چلے گئے؟ میں تلاش کے لیئے نکلی۔ کمرے میں تاریکی تھی، اندھیرا تھا۔ آہستہ آہستہ ہاتھ زمین پر رکھتی ہوئی ٹٹولتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی۔ اچانک میرے ہاتھ اللہ کے نبی ﷺ کی ایڑیوں پر پڑے۔ اللہ کے پیغمبر ﷺ کی ایڑیاں کھڑی تھیں اور سرورِ کائنات ﷺ اللہ کے حضور سجدہ ریز تھے۔ میں نے اپنے کان قریب کیئے کہ سنوں تو سہی اللہ کے پیغمبر ﷺ اس وقت نرم گرم بستر چھوڑ کر کیا مانگ رہے ہیں؟ جنابِ رسول ﷺ کی زبان پر یہ الفاظ تھے:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمَعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ......)) [1]

---

[1] صحیح مسلم، الصلوٰۃ: ۲۲۲، ابوداؤد، الصلوٰۃ: ۱۴۸، الوتر: ۵، ترمذی، الدعوات: ۷۶، ۱۱۳، نسائی، الطھارۃ: ۱۱۹ التطبیق: ۴۷، ۷۱، السھو: ۸۹، قیام اللیل: ۵۱، ابن ماجہ، الاقامۃ: ۱۱۷، الدعاء: ۳، مسند احمد ۹۶/۱، ۱۱۸، ۱۵۰، ۵۸/۶، ۲۰۱

صحیح دینی معلومات کے لیئے ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ! میں تیرے غضب وغصّے کے مقابلے میں تیری رضا وخوشنودی کو جائے پناہ ٹھہراتا ہوں۔اور تیرے عذاب کے مقابلے میں تیری بخشش اورعفوو کرم کو جائے پناہ ٹھہراتا ہوں۔''

دن رات اللہ سے پناہ کے طالب۔اور اللہ کی پناہ ہی ہماری دنیا اور آخرت کی حفاظت کی ضمانت ہے۔اللہ کی پناہ نہ ہو تو کچھ بھی نہیں۔کوئی ''سرکار'' ہمیں پناہ نہیں دے سکتی۔صرف اللہ رب العزت ہی کی پناہ ہے۔جنابِ رسول اللہ ﷺ چھوٹے چھوٹے امور میں بھی اللہ کی پناہ طلب کیا کرتے تھے۔اللہ کے پیغمبر ﷺ کی اور ایک دعاء ہے:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحَزَنِ وَمِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَمِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَمِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ وَمِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ)) [1]

''یااللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، ہر فکر سے، ہر غم سے، عاجزی و سُستی سے، بزدلی سے، بُخل وکنجوسی سے، گناہ اور قرضے سے، قرض کے غلبے سے، اور لوگوں کے قہر سے اور اُن کے غلبے سے''۔

میں تیری پناہ چاہتا ہوں، ہر چیز سے ہر شر سے، اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔

اللہ رب العزت کی تمام مخلوقات میں جو بھی شر ہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو۔اللہ کے پیغمبر کو تعلیم دی گئی کہ ہر شر سے اللہ کی پناہ طلب کریں۔یہاں کتنا بڑا نکتۂ توحید ہے کہ محمد ﷺ بھی اس امر پر مجبور اور لاچار ہیں کہ اللہ کی پناہ طلب کر رہے ہیں ہر شر سے۔یہ اعتقادی مسئلہ ہے کہ بچانے والا صرف اللہ ہے:

((لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ))

---

[1] بخاری ومسلم۔الصحیحہ :۱۵۴۱

صحیح دینی معلومات کے لئے ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"نیکی کی توفیق اللہ دیتا ہے اور برائی سے بچنے کی توفیق بھی اللہ دیتا ہے"۔

اتنے عظیم کلمات کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

اے ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ)! کیا میں تمہیں عرشِ الٰہی کے نیچے سے جنت کے خزانے سے ایک کلمہ نہ بتاؤں؟ ان کلموں کو پڑھا کرو، یہ کلمہ جنت کا خزانہ ہے: ((لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ))①

جبکہ ترمذی، مستدرک حاکم اور مسند احمد میں اس کلمے کو جنت کا دروازہ قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ؟لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ))②

"کیا میں تمہیں جنت کے دروازوں میں سے ایک کی خبر نہ دوں؟"

لَاحَوْلَا وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه (جنت کا دروازہ ہے)

③ مستعاذ منہُ:

اب یہاں مستعاذ منہ کا مفہوم بھی سمجھ لیں کہ "کس کس چیز سے پناہ طلب کی گئی ہے؟"۔ چند چیزیں یہاں مذکور ہیں۔ اور اگر غور کریں تو ان میں دنیا بھر کا شر اور دنیا کی ہر برائی آجاتی ہے جس سے ان سورتوں میں پناہ طلب کر لی گئی ہے۔ اگر کوئی شخص اس معنوی جامعیت کو سامنے رکھے اور اس سورت کو پڑھتا رہے تو اللہ تعالیٰ اُسے ہر شر سے پناہ دے دے گا۔ چنانچہ مستعاذ منہ امور یہ ہیں:

① مستدرک حاکم، الدعوات الکبیر للبیھقی. صحیح الجامع: ۲۶۱۴ ومشکوٰۃ: ۲۳۲۱

② صحیح الجامع: ۲۶۱۰ سلسلة الاحادیث الصحیحه: ۱۷۴۶

صحیح دینی معلومات کے لئے "توحید پبلیکیشنز" کی کتابوں کا مطالعہ کریں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① پہلا امر:

ان میں سے پہلا امر ﴿مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ﴾ ہے کہ ''اللہ رب العزت کی مخلوقات میں جو بھی شر ہے اُس شر سے پناہ طلب کرے''۔ لیکن یہ شر اللہ کی طرف منسوب نہیں کرنا چاہیئے اور نہ ہی اللہ کی کوئی صفت ہے اگر چہ ہر چیز کا خالق اللہ ہی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((لَبَّیۡکَ وَسَعۡدَیۡکَ وَالۡخَیۡرُ بِیَدَیۡکَ وَالشَّرُّ لَیۡسَ اِلَیۡکَ)) ①

''اے اللہ! میں حاضر ہوں اور تجھ سے سعادت کا طلب گار ہوں۔ ساری خیر تیرے دونوں ہاتھوں میں ہے اور شر تیری طرف منسوب نہیں (نہ تیری یہ کوئی صفت ہے، نہ کوئی تیرا نام، نہ تیرا فعل ہے)۔''

تیرے پاس خیر ہی خیر ہے۔ اللہ رب العزت نے کئی مخلوقات پیدا کیں اور ان میں شر رکھا، ان میں اللہ رب العزت کی مصلحتیں ہیں، وہ حکمتیں جن کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اور وہ چیز بھی بعض کے لیئے شر ہے بہت سے لوگوں کے لیئے باعثِ خیر بھی ہوسکتی ہے۔ اگر ایک چور کا ہاتھ کاٹ دیا گیا تو یقیناً چور کے لیئے شر ہے لیکن ایک دنیا اُس کے ہاتھ سے کتنی راحت میں آجاتی ہے۔ اُن کے لیئے خیر ہے۔ وہ چوریاں کرتا تھا۔ لوگوں کے گھر محفوظ ہوگئے۔ لوگوں کے مال محفوظ ہوگئے۔ اللہ کی حد قائم ہوگئی۔ اس حد کے ذریعے اللہ تعالیٰ اُس قوم کو کتنا نوازے گا؟

سنن ابن ماجہ، الاحادیث المختارہ للضیاء اور مسند احمد میں نبی ﷺ کی حدیث ہے:

((اِقَامَةُ حَدٍّ مِنۡ حُدُوۡدِ اللّٰهِ خَيۡرٌ مِّنۡ مَطَرِ اَرۡبَعِيۡنَ لَيۡلَةً فِيۡ بِلَادِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)) ②

① صحیح مسلم، المسافرین:۲۰۱، نسائی۔ الافتتاح:۱۷

② ابن ماجہ:۲۵۲۷۔ صحیح الجامع:۱۱۳۹، الصحیحہ:۲۳۱

صحیح دینی معلومات کے لئے ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

''کسی زمین پر اللہ تعالیٰ کی ایک حد قائم کر دی جائے''۔ (چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے یا زانی کو سنگسار کر دیا جائے) یہ وہاں چالیس دن اللہ کی زمین پر رحمت کی بارش سے بھی بہتر ہے۔''

جبکہ سنن نسائی وابن ماجہ کی ایک حدیث میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((حَدٌّ يُعْمَلُ فِي الْأَرْضِ خَيْرٌ لِّأَهْلِ الْأَرْضِ مِنْ أَنْ يُّمْطَرُوْا أَرْبَعِيْنَ صَبَاحاً)) [1]

اور معنیٰ اسکا بھی پہلی حدیث والا ہی ہے۔اُس بارش کے نتیجے میں کیا کچھ پیدا ہوگا؟ کتنی کھیتیاں لہلہائینگی؟ کتنے باغات پھل پیدا کرینگے؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قوم کو اتنی برکتیں دے گا کہ چالیس دن زمین پر رحمت کی بارش برستی رہے تو اُس بارش کے وہ ثمرات حاصل نہیں ہونگے جو ایک حد قائم کرنے پر اللہ تعالیٰ عطاء فرمائے گا۔

دراصل اللہ رب العزت نے بعض مخلوقات میں شر رکھا اور اُن کو باعثِ شر بنایا، اس میں بھی اللہ رب العزت کی مصلحت وحکمت ہے۔

اس آیتِ کریمہ میں ﴿مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ﴾ میں بندہ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات سے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہے۔اس میں ہر طرح کا شر آتا ہے جس کا تعلق دین سے ہو یا دنیا سے۔اس کا تعلق تجارت سے ہو یا امراض سے۔یہ سب چیزیں باعثِ شر ہیں۔یہاں اُس شر سے پناہ طلب کی گئی ہے۔

تجارت کا گھاٹا ایک شر ہے۔یہ جو امراض ہیں، مختلف بیماریاں، یہ شر ہیں۔ان سے پناہ طلب کی گئی۔الغرض اس دنیا میں جو چیز شر ہو سکتی ہو وہ چیز چھوٹی ہو یا بڑی ہو۔یہاں ہر چیز سے پناہ طلب کی گئی ہے۔اس میں اتنی جامعیت ہے کہ اس ایک ہی آیت میں سب کچھ آ گیا۔بعض امور مستعاذ منہ ہیں، وہ بھی آ گئے لیکن اللہ رب العزت نے اُن کو الگ سے بھی ذکر کیا۔اسے

[1] ابن ماجہ: ۲۵۳۸، صحیح الجامع: ۳۱۳۰

صحیح دینی معلومات کے لئے ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کہتے ہیں (ذِكْرُ الْخَاصِ بَعْدَ الْعَامِ) کہ عام چیز کو ذکر کر کے پھر بعض مخصوص چیزوں کو ان کی اہمیت کے تحت الگ سے بیان کر دیا جائے ﴿مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ﴾ میں ہر شر آ گیا۔ لیکن آگے تین آیاتِ کریمہ میں تین مختلف شر ذکر کر دیئے گئے، پناہ طلب کرنے کی تعلیم وترغیب کر دی گئی۔ ایک کا ذکر ہو چکا ہے اور دوسرے کے بارے میں فرمایا:

② دوسرا امر:

﴿مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ﴾

"(یا اللہ!) پناہ طلب کرتا ہو شرِ غاسق سے جب وہ آ جائے۔"

جب وہ غاسق (تاریکی) آتی ہے تو مختلف شر اپنے دامن میں لے کر آتی ہے۔

معجم طبرانی کبیر میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَكُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ، فَاِنَّهَا سَاعَةٌ يَنْتَشِرُ فِيْهَا الشَّيَاطِيْنُ)) [1]

"غروبِ آفتاب کے وقت اپنے بچوں کو گھر میں روک لیا کرو، باہر مت جانے دیا کرو کیونکہ جب سورج ڈوب جاتا ہے تو شیطان پھیل جاتے ہیں"۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

اپنے مویشی، جانوروں اور چوپایوں کو باندھے رکھا کرو۔ جب یہ رات کی سیاہی غائب ہو جائے اُس وقت تک گھر کے دروازے بند کر لیا کرو۔ یہ شیاطین پھیل جاتے ہیں۔ یہ تاریکی جو ہے یہ منبعِ فساد ہو سکتی ہے۔ شیاطین پھیل جاتے ہیں۔ اور مختلف جانور، یہ سانپ بچھو بلّوں سے باہر نکل آتے ہیں۔ جنگلی جانور درندے بھی باہر آ جاتے ہیں۔ یہ تاریکی بہت سے فسادات کا باعث بن سکتی ہے۔ پھر تاریکی میں لوگ ایک دوسرے سے چھپ جاتے ہیں اور اس تاریکی سے فائدہ اُٹھا کر مختلف گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے بھی یہ تاریکی منبعِ

[1] معجم طبرانی کبیر—صحیح الجامع: ۶۹۲، الصحیحہ: ۱۳۶۶

صحیح دینی معلومات کے لئے "توحید پبلیکیشنز" کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فساد ہے۔ اس میں کوئی خیر کا پہلو نہیں۔ (اِلَّا قلیل) سوائے تھوڑا۔

نبوت کے جھوٹے دعویدار مسیلمہ کذّاب سے کسی نے پوچھا:

''یہ تیرے پاس جو کچھ آتا ہے جس کو تم وحی کہتے ہو، وہ کیسے آتا ہے''؟ تو اُس نے کہا: ''وہ میرے پاس آتا ہے بڑی تاریکی میں، بڑے اندھیرے میں۔'' [1]

ایک صحابی نے اللہ کے پیغمبر ﷺ سے پوچھا: ''یا رسول اللہ ﷺ! ''جب حضرت جبرائیلِ امین علیہ السلام آتے ہیں تو کیسے آتے ہیں''؟ اُس وقت کیفیت کیسی ہوتی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''چاہے دن میں ہو یا رات ہو۔ جب وہ آتے ہیں تو یوں لگتا ہے کہ جیسے آسمان پر سورج چمک رہا ہے۔''

یہ حق و باطل میں فرق ہے۔ جو دن سیاہ ہوتے ہیں وہ شیطانوں کا محل و مرکز ہوتے ہیں۔ اور جو دن روشن ہوتے ہیں بڑے افضل مجلّٰی ہوتے ہیں۔ اللہ کے ذکر کا نور ہوتا ہے۔ اور یہ نور بڑی پاکیزہ چیز ہے، ارشادِ الٰہی ہے:

﴿اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ (سورۂ نور: ۳۵)

''اللہ (جس کی ہم عبادت کرتے ہیں وہ) نور ہے آسمانوں اور زمینوں کا۔''

اللہ کے پیغمبر ﷺ نے دعا کی:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْهِکَ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ لَهُ الظُّلُمَاتُ)) [2]

''اے اللہ! تیرے چہرے کے نور کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ تیرا وہ نور جس نے تاریکیوں کو منور کر دیا۔''

سنن ابن ماجہ، مسند احمد اور مستدرک حاکم میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے:

((قَدْ تَرَکْتُکُمْ عَلَى الْبَيْضَاءِ لَيْلُهَا کَنَهَارِهَا......)) [3]

[1] البدایہ والنہایہ ۶/۳۲۷ [2] بحوالہ تفسیر ابن کثیر۔ باب تفسیر سورۂ فلق

[3] ابن ماجہ، المقدمہ: ۴۳، صحیح الجامع: ۴۳۶۹، الصحیحہ: ۹۳۶

صحیح دینی معلومات کے لئے ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

''میں تمہیں چمکدار اور روشن دین پر چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ اتنا روشن کہ اس کی رات بھی دن کی طرح سفید اور چمکدار ہے''۔

ہمارا دین نور ہے۔ اور بڑا ہی عظمت والا اور بڑا ہی مقدس، اس میں بڑی ہی برکتیں ہیں۔ جبکہ تاریکی، یہ بڑے شر اور فتنوں کا منبع ہو سکتی ہے۔ اس لیئے اس سے اللہ کی پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی ﴿وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ﴾ ''اس تاریکی کے شر سے جب (رات کی) تاریکی آجائے''۔ یا اللہ! ''اس تاریکی سے میں پناہ طلب کرتا ہوں''۔

اس تاریکی کے ضمن میں جو فتن ہیں، جو فسادات ہیں جو شرور ہیں، موذی جانور ہیں، بچھو سانپ ہیں، اُن کے شر سے۔ یا اللہ! ''میں اُن کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں''۔ اور یہ پناہ اللہ ہی دے سکتا ہے۔ اور یہاں یہ نکتے کی بات ہے کہ اللہ رب العزت کی کون کونسی بیشمار صفات ہیں؟ اُس کا رحمٰن ہونا، اُس کا رحیم ہونا۔ اُس کا کریم ہونا یا اُس کا رزّاق ہونا۔ لیکن یہاں جس صفت کا ذکر کیا گیا وہ ہے:

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ ''میں پناہ طلب کرتا ہوں صبح کے رب کی۔''

فَلَق: یہ صبح کا ذکر، یہ غاسق کے مقابلہ میں، رات کی تاریکی کے مقابلہ میں۔ اس میں بڑا لطیف اشارہ موجود ہے کہ پناہ دینے والا صرف اللہ ہی ہے۔ جب رات نمودار ہوتی ہے تو اس کے ضمن میں اس کے دامن میں بڑے فتنے ہوتے ہیں، بڑے فساد ہوتے ہیں۔ یہ رات اگر ہمیشہ رہے تو تم مصائب و مشکلات میں گھر جاؤ۔ اللہ رب العزت اگر رات کو ہمیشہ کے لیئے قائم کر دے، مُسلّط کر دے تو تمہیں ضیاء کون دیگا؟ ضیاء دینے والا ایک رب ہی ہے جس کی صفت ہے: ربُّ الفلق۔ وہ صبح کا مالک ہے۔ وہ صبح روشن کر دیتا ہے۔ سورج طلوع ہوتا ہے تو یہ شیطانی ذریّت اور یہ ارواحِ خبیثہ صبح کے اجالے کے ساتھ، سب چُھپ جاتے ہیں، تو یہ صبح کون لاتا ہے؟ اللہ رب العزت! تو ہی قادر ہے رات کے شر سے، رات کے فتن سے، رات کی مشکل سے آزادی دینے والا صبح کے اجالے کے ساتھ اور اپنی پناہ کے ساتھ۔ ﴿وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا

صحیح دینی معلومات کے لئے ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَقَبَ﴾ تو یہاں رات کی تاریکی سے خاص طور پر پناہ طلب کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

③ تیسرا اَمر:

﴿وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ﴾

''اُن نفّٰثات کے شر سے جو پھونکیں مارتی ہیں گرہوں کے اندر''۔

یہ جادو کا عمل ہے۔ جادوگر طبقہ دنیا کا خبیث ترین طبقہ ہے۔ جن کے پاؤں کے ناخن سے لیکر سر کے بال تک خبیث ہیں، ان کا ظاہر بھی پلید ہے اور ان کا باطن بھی پلید ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں ایک ضعیف روایت میں ہے:

''آپ ﷺ نے ہر جادوگر کے قتل کا حکم دیا''۔ ①

ایک حاکم اگر اپنے منصبِ حکومت پر آجائے اور اقتدار سنبھال لے تو اُس کی اوّلین ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اپنے علاقہ کے ایک ایک جادوگر کو چن چن کر قتل کروادے کیونکہ صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مختلف علاقوں کے گورنروں کو لکھا:

''ہر جادوگر مرد وزن کو قتل کردو''۔ ②

اور نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ اور فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی دخترِ نیک اختر ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے اپنی اس کنیز کو قتل کرنے کا حکم فرمایا جس نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا پر جادو کا وار کیا تھا چنانچہ اس کنیز کو قتل کردیا گیا تھا۔ ③

یہ ارواحِ خبیثہ، شیاطین کی آلۂ کار ہوتی ہیں۔ اُن کے شر سے پناہ طلب کرنے کی تعلیم

① ضعیف ترمذی: ۲۳۴، دارقطنی: ۱۶۶۶، مستدرک حاکم ۴/ ۳۶۰، مصنف عبدالرزاق: ۱۰/ ۱۸۴، حدیث: ۱۸۷۵۳، فتح الباری ۱۰/ ۲۶۶، الضعیفہ: ۱۴۴۶
② بحوالہ فتح المجید شرح کتاب التوحید، ص ۲۴۳
③ مصنّف عبدالرزاق: ۸۷۵۲، مؤطا مع الزرقانی ۴/ ۲۰۱، ۲۰۲، حدیث: ۱۶۸۹ فتح المجید، ص: ۲۴۴

صحیح دینی معلومات کے لئے ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دی گئی ہے۔﴿وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ﴾ یہاں گرہوں میں پھونکیں مارنے والیوں سے پناہ مانگی گئی ہے۔اُن کا جادو کا عمل بڑا ہی خبیث ہوتا ہے۔سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہاں مؤنث کا صیغہ کیوں؟ پھونکیں مارنے والیاں۔ جبکہ جادوگر مرد بھی ہوتے ہیں اور زیادہ ہوتے ہیں۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ چونکہ اِس سورت کے نزول کا پس منظر وہ جادو ہے جو اللہ کے پیغمبر ﷺ پر کیا گیا۔اور اُس جادو میں لبید بن اعصم کی بیٹیاں بھی شریک ہوئیں۔اُس پس منظر کے حوالے سے مؤنث کا صیغہ استعمال کیا گیا جس کو بیشتر مفسرین نے ردّ کر دیا کہ یہ جواب صحیح نہیں ہے کیونکہ صحیح بخاری کی حدیث میں یہ بات واضح ہے کہ دو فرشتے آپس میں بات کر رہے تھے، ایک فرشتے نے پوچھا کہ محمد ﷺ پر جادو کس نے کیا؟ دوسرے نے جواب دیا کہ لبید بن اعصم نے کیا اور یہاں اُس کی بیٹیوں کا ذکر نہیں تو اس مؤنث کے صیغے کا کیا مقصد ہے؟ اصل میں جب جادوگر اپنے منتر پڑھتے ہیں تو ان کے اس پڑھنے کے عمل میں خبیث روحیں بھی شامل ہوتی ہیں۔ جب وہ اپنی پلید پھونکیں گرہوں پر مارتی ہیں یا کسی بھی چیز پر مارتی ہیں تو اُس پھونکنے کے عمل میں وہ خبیث روحیں بھی شامل ہوتی ہیں جن کے وہ آلۂ کار ہوتے ہیں۔ ارواح چونکہ مؤنث ہوتی ہیں اس لیۓ اُس رعایت سے نفّٰثات، صیغۂ مؤنث ذکر کیا گیا۔اُس عمل میں یہ ارواحِ خبیثہ بھی شامل ہوتی ہیں اور وہ لوگ ان خبیث ارواح کو اپنے اس مذموم، انتہائی گھٹیا اور ناپاک عمل میں شریک کرتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے عرض کیا، اس سورۃ کا نزول اُس جادو کے عمل پر ہوا تھا جو اللہ کے پیغمبر ﷺ پر کیا گیا تھا۔صحیح بخاری کی حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ پر جادو ہوا۔اور اللہ کے پیغمبر ﷺ کی کیفیت یہ تھی کہ ایک کام سمجھتے تھے کہ میں نے کر لیا حالانکہ نہیں کیا ہوتا تھا۔[1]

ایک حدیث کے الفاظ ہیں:

---

[1] صحیح بخاری: ۵۷۶۳۔۵۷۶۵

صحیح دینی معلومات کے لیۓ "توحید پبلیکیشنز" کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

”جو اللہ کے پیغمبر کو ہوا اُس کے نتیجے میں نبی ﷺ اپنی عورتوں، اپنی بیویوں سے ہمفراش ہونے سے روک دیئے گئے اور کھانے کی اشتہا و طلب سے روک دیئے گئے اور پانی کی طلب سے روک دیئے گئے“۔

یعنی وہ جادو آپ ﷺ کے صرف تین اعمال پر ہوا۔ بیویوں سے ہمفراشی، کھانا اور پینا۔ باقی نماز، روزہ، حج وعمرہ، نوافل تہجد، قرآن کی تلاوت، وحی کو لینا، وحی کا ضبط، وحی کا حفظ اور وحی کی تبلیغ۔ ان میں سے کوئی چیز متاثر نہیں ہوئی تھی۔

ایک باطل نظریہ کا ازالہ:

① کچھ لوگوں کو یہاں پر تشویش ہے جن کے ذہن گندے ہیں جو حدیث کو شاید نہ ماننا اپنی ذمہ داری سمجھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ پر جادو ہو ہی نہیں سکتا۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر اللہ کے پیغمبر ﷺ پر جادو ہوا تو یہ کفار کے اُس قول کی تائید ہے:

﴿اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلاً مَّسْحُوْرًا﴾ (سورة الفرقان:٨)

”(کفار نے کہا تھا:) اگر تم اس شخص کی اتباع کرو گے تو ایک ایسے شخص کی اتباع کرو گے جو مسحور (جس پر جادو کیا گیا) ہے“۔

وہ تو اللہ کے پیغمبر کو ”مسحور“ کہا کرتے تھے اور اگر آپ بھی مان لیتے ہیں کہ جادو ہوا، تو یہ اُن کفار کے قول کی تائید ہے۔ لہٰذا وہ اس حدیث کو اس آیت اور اس طرح کی دیگر آیات کے خلاف سمجھتے ہیں۔ لہٰذا انہوں نے ان احادیث کو مسترد کر دیا، ان کا انکار کر دیا۔ حالانکہ جو چیز قرآن میں بیان ہوئی ہے اُسے وہ سمجھے نہیں۔ جو چیز قرآن میں بیان ہوئی ہے اُس کا خلاف حدیث میں نہیں اور جو چیز حدیث میں مذکور ہے اُس کا خلاف قرآن میں نہیں۔ اُس کا محمل اور ہے اور اِس کا محمل اور ہے۔ کفار کا یہ کہنا کہ تم ایک ”مسحور“ شخص کی اتباع کر رہے ہو۔ اس کا معنیٰ یہ ہے کہ معلَّم السحر جس کو جادو سکھایا گیا اور اپنے جادو کے عمل کے ذریعے تمہیں مختلف کام کرتب

صحیح دینی معلومات کے لئے ”توحید پبلیکیشنز“ کی کتابوں کا مطالعہ کریں
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دکھاتا ہے۔ کبھی چاند کی طرف اشارہ کرتا ہے تو وہ دو ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ کبھی پانی میں انگلی ڈالتا ہے تو پانی بڑھ جاتا ہے۔ کبھی قلیل کھانے میں اپنا لعابِ دہن ڈالتا ہے تو کھانا بڑھ جاتا ہے۔ یہ اس کا جادو ہے۔ یعنی مسحور کا معنیٰ معلَّم السحر۔ کفار نے اللہ کے پیغمبر ﷺ کے اس سارے عمل کو جادوگری سے تعبیر کیا۔ ایک مقام پر کہا کہ یہ معلَّم مجنون ہے یعنی جس پر جادو سکھایا گیا اور اس پر جنون کے دورے پڑتے ہیں۔ قرآن تو اُس چیز کو بیان کر رہا ہے کہ کفار نے اللہ کے پیغمبر ﷺ کے عمل کو جادو کا عمل قرار دیا۔ یہ اور چیز ہے اور اللہ کے پیغمبر ﷺ پر جادو ہونا یہ دوسری چیز ہے۔ اللہ کے پیغمبر اللہ کے رسول ﷺ تھے۔ لیکن دوسری طرف ایک بشر بھی تھے۔ ہر وہ کیفیت اور ہر وہ تکلیف یا ہر وہ مشکل جس کا شکار ہر بشر ہو سکتا ہے۔ اللہ کے پیغمبر ﷺ بھی اس کا شکار ہو سکتے ہیں۔ اللہ کے پیغمبر ﷺ پر بیماری بھی آتی تھی، تکلیفیں بھی آتی تھیں۔

② اُن کا یہ بھی کہنا ہے کہ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ (المائدہ:٦٧)

''اللہ آپ کو لوگوں سے بچا کے رکھے گا۔''

تو اللہ نے اپنے پیغمبر ﷺ کو اس جادو کے عمل سے کیوں نہیں بچایا؟

یہ بات درست ہے کہ اللہ بچانے والا ہے۔ اپنے پیغمبر ﷺ کو بچاتا ہے۔ اور بعض امور میں وہ اپنے پیغمبر کو مبتلا بھی کرتا ہے۔ اللہ کی حکمتیں، پیغمبر کی آزمائشیں۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً اَلْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ)) [1]

''سخت ترین تکلیفیں تو نبیوں پر آتی ہیں، اس کے بعد اُن پر جن کا درجہ نبیوں کے بعد اور پھر جن کا ان کے بعد ہے۔''

[1] ترمذی، ابن ماجہ، دارمی، مسند احمد، صحیح الجامع: ٩٩٣ تا ٩٩٦

صحیح دینی معلومات کے لئے ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تو انبیاء بھی دراصل مصائب ومشکلات کا شکار ہوتے ہیں۔ اللہ کے پیغمبر ﷺ گھر میں تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کو خبر ملی کہ پیغمبرِ اسلام ﷺ کو بخار ہوگیا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم بیمار پرسی کے لیئے گئے۔ اللہ کے پیغمبر ﷺ بستر پر لیٹے ہوئے ہیں اور صحابہ رضی اللہ عنہم ایک فاصلہ پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اتنے فاصلے کے باوجود اللہ کے پیغمبر ﷺ کے بخار کی حرارت اور تپش دور بیٹھے ہوئے ہمیں محسوس ہورہی ہے۔ وہ بخار جسے ایک ڈاکٹر تھرمامیٹر لگا کر چیک کرتا ہے۔ ہم اللہ کے پیغمبر ﷺ سے ایک فاصلے پر بیٹھے ہوئے تھے، اتنے فاصلے پر اللہ کے پیغمبر ﷺ کا بخار اور اُس کی حرارت ہمیں محسوس ہورہی تھی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم متعجب ہوئے۔ اللہ کے رسول ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِنِّیْ اُوْعَکُ کَمَا یُوْعَکُ رَجُلَانِ مِنْکُمْ)) [1]

''مجھے اکیلے کو تم جیسے دو انسانوں کے برابر بخار ہوتا ہے۔''

((اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً اَلْاَنْبِیَاءُ)) [2]

''سخت ترین تکلیفیں انبیاء علیہم السلام پر آتی ہیں۔''

طائف کے میدان میں آپ ﷺ پر پتھر برسائے گئے حتیٰ کہ لہولہان ہوکر بے ہوش ہوکر گر گئے۔ جنگِ اُحد میں آپ ﷺ کا سر زخمی ہوا۔ آپ ﷺ کے دندانِ مبارک شہید کردیئے گئے۔ ایک جنگ میں آپ ﷺ کی انگلی لہولہان ہوگئی۔ آپ ﷺ نے اُنگلی کو اُٹھایا اور کہا: ؎

((اِنْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دُمِیْتِ   وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَا لَقِیْتِ))

''تو ایک انگلی ہے تو زخمی ہوگئی، خون سے تر ہوگئی، تجھے جو کچھ ملا یہ زخم یہ خون اور اس کا بہنا یہ سب کا سب اللہ کی راہ میں ہے۔''

تو یہاں ایسی کوئی بات نہیں کہ انبیاء ورسل علیہم السلام کو کوئی تکلیف یا جادو نہ ہو۔

[1] مسلم، مسند احمد، صحیح الجامع: ۲۴۵۵ [2] حوالہ سابقہ

صحیح دینی معلومات کے لئے ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نبی ﷺ پر جادو کا واقعہ:

رسول اللہ ﷺ کے جادو کا واقعہ یہ ہے کہ لبید بن اعصم ایک منافق تھا۔جس کا یہودیوں سے تعلق تھا۔اللہ کے پیغمبر ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔اللہ کے پیغمبر ﷺ ایک بشر ہیں۔عالم الغیب نہیں۔اس کا باطن کیا ہے؟ اور مافی ضمیر کیا ہے؟ اللہ کے پیغمبر ﷺ نہیں جانتے۔تو اُن یہودیوں نے ،خبیثوں نے لبید بن اعصم کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کی دو چیزیں منگوائیں کیونکہ جب آپ ﷺ پر جادو ہوا تو چھ مہینے تک آپ ﷺ پر یہ کیفیت رہی۔کچھ معلوم نہیں، تشخیص نہیں ہو رہی۔آپ کو کیا مرض ہے؟ کیا تکلیف ہے؟ بالآخر اللہ کے پیغمبر ﷺ لیٹے ہوئے تھے،دو فرشتے آگئے۔ایک نے کہا: کہ یہ کیا ہے؟ کیا مرض ہے؟ دوسرے نے کہا: یہ مطبوب ہے۔مطبوب کا معنیٰ مسحور (جادو کیا گیا) ہے۔فرشتے نے کہا: جادو کس نے کیا؟ تو دوسرے نے جواب دیا کہ لبید بن اعصم نے کیا۔فرشتے نے پوچھا: کس چیز سے جادو کیا گیا؟ دو چیزوں پر جادو کیا گیا۔اللہ کے پیغمبر کی دو چیزیں منگوا کر، اُن پر جادو کا عمل کیا گیا۔ایک مُشط اور دوسری مشاطۃ۔مُشط کہتے ہیں کنگھی کے دندانوں کو جس سے آپ ﷺ اپنے سرِ مبارک اور داڑھی مبارک کے بالوں کی کنگھی کیا کرتے تھے۔اُس کے دندانے یہودیوں نے لبید بن اعصم کے ذریعے طلب کیۓ اور مشاطۃ، اُن بالوں کو کہتے ہیں جو کنگھی کرتے ہوئے ٹوٹ کر کنگھی میں اٹک جاتے ہیں۔یہ ہے مُشط اور مشاطۃ چنانچہ اللہ کے نبی ﷺ کے کچھ بال اور کنگھی کے کچھ دندانے طلب کیۓ اور اُن کو لپیٹ کر جادو کا عمل کیا گیا۔گیارہ گرہیں اُس پر لگائیں۔اور موم کے ایک پتلے پر سُو یاں چبھو کر ایک بڑی بدترین جگہ جہاں کھجوروں کے درخت تھے،ایک کنویں میں جس کا نام بئر ذروان تھا،اُس کنویں میں دفن کر دیا گیا۔صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ ہم نے وہ کھجوریں دیکھیں۔لگتا تھا کہ وہ کھجوریں شیطانوں کے سر ہیں۔اور نیچے پانی اتنا گدلا اور بدبودار جیسے مہندی کا پانی ہوتا ہے اور اُس کی جڑوں میں

صحیح دینی معلومات کے لئے ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ جادو رکھ دیا گیا۔ بالآخر نبی ﷺ کو خبر دے دی گئی کہ فلاں مقام پر وہ چیزیں موجود ہیں۔ اُس سے قبل یہ دو سورتیں اُتار دی گئیں۔ ان دو سورتوں کی گیارہ آیتیں ہیں۔ سورۃ الفلق کی پانچ آیتیں اور سورۃ الناس کی چھ آیتیں۔ یہ کل گیارہ آیتیں اور گرہیں بھی گیارہ۔ نبی ﷺ ایک آیت پڑھتے ایک گرہ ٹوٹ جاتی۔ دوسری پڑھی تو دوسری ٹوٹ گئی۔ تیسری پڑھی تیسری ٹوٹ گئی حتیٰ کہ آپ ﷺ نے جب گیارہ آیتیں مکمل کرلیں تو جادو کی گیارہ گرہیں ٹوٹ چکی تھیں۔ اللہ کے پیغمبر ﷺ کے بارے میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ اللہ کے پیغمبر ﷺ اس طرح آرام میں آگئے، راحت میں آگئے جیسے کسی کو رسّی میں جکڑا ہو اور رسّی کو کھول دیا جائے تو وہ شخص جس طرح آرام محسوس کرتا ہے۔ اس طرح اللہ کے پیغمبر کا بدن راحت میں آگیا۔ [1]

جادو کا عمل ان سورتوں کی برکت سے ختم ہوگیا۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ ان سورتوں پر ارتکاز کریں۔ ممکن ہے ہر دوسرے گھر میں یہ جادو داخل ہو۔ اور لوگ یہ کفر کرتے بھی ہیں کرواتے بھی ہیں۔ جادوگر بھی کافر اور جادو کروانے والے بھی کافر۔ اور جادو کو جادو کے ذریعہ ختم کرنے اور کروانے والے بھی کافر۔ [2]

اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو حارس (چوکیدار) عطاء فرمایا۔ اللہ کے نبی ﷺ کو اس حارس کے ذریعے شفاءِ کامل دے دی۔ یہ وہی دو سورتیں ہیں۔ ان کو پڑھو تو جادو ختم ہو جائے گا۔ جادو کا عمل ٹوٹ جائے گا۔ اِن شاءاللہ

④ چوتھا اَمر:

﴿ وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴾

"(اے اللہ!) میں حاسد کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں جب بھی وہ حسد کرے۔"

[1] بخاری مع الفتح ۱۰/۲۴۳، الصحیحہ: ۲۷۶۱ [2] دیکھیئے: سورۃ البقرہ آیت: ۱۰۲ مع التفسیر

صحیح دینی معلومات کے لئے "توحید پبلیکیشنز" کی کتابوں کا مطالعہ کریں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اس کا معنیٰ یہ کہ حاسد کا ایک شر ہے۔کوئی شخص حسد کرے تو اُس کا شر ذاتی ہوسکتا ہے۔اور محسود جس پر حسد کیا جارہا ہے وہ اُس سے متاثر ہوسکتا ہے۔حاسد بھی ایک شریر ہی ہے۔اور اُس کا شر محسود کے لیئے وبال نقصان اور تکلیف کا باعث ہوسکتا ہے۔

حسد کے مراتب:

حسد کا معنیٰ کیا ہے؟ اور حسد کے مراتب کیا ہیں؟ آیئے ہم اس پر بھی ایک نظر ڈالتے ہیں۔علّامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حسد کی تین مراتب یا قسمیں ہیں۔

① پہلی قسم یہ ہے کہ وہ کسی دوسرے سے کسی نعمت کا زوال چاہتا ہے۔حسد کا معنیٰ یہ ہے کہ کسی شخص کے پاس نعمت ہے، حسن کی، دولت کی یا کسی بھی چیز کی یا علم کی اور آپ اُس سے جلیں اور آپ اپنے دل میں تمنّا کریں کہ کاش یہ شخص اس نعمت سے محروم ہوجائے جس کے پاس مال ہے وہ نہ رہے، جو حسن ہے وہ نہ رہے یا کوئی ہنر ہے وہ نہ رہے، وہ اس سے محروم ہوجائے۔اگر کوئی شخص اس حسد میں مبتلا ہوجائے اور وہ کسی شخص کا حاسد بن جائے تو وہ شخص اُس کے فتنے کا شکار ہوسکتا ہے، اُس کے شر کا شکار ہوسکتا ہے۔اس لیئے اگر بندہ یہ سورتیں پڑھتا رہے۔اور حاسدین کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا رہے تو اللہ رب العزت ان سورتوں کو حارس بنا کر اُسے حاسدین کے شر سے پناہ دینے پر قادر ہے۔اگر چہ یہ حسد اُس کے دل میں ہو۔اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

((لَا تَحَاسَدُوْا......)) [1] ''حسد نہ کرو''۔

یہ بڑا موذی مرض ہے۔یہ دل کو سیاہ کردیتا ہے۔اور اللہ رب العزت دل کی صفائی چاہتے ہیں کہ تصفیہ کرو تذکیہ کرو، دل کو ہر قسم کے بغض سے، ہر قسم کے حسد سے پاک وصاف کرو۔حاسد کے دل میں جو حسد آتا ہے وہ شر کا باعث بن سکتا ہے اور بعض اوقات یہ شر اُس کی آنکھوں کے ذریعے محسود تک پہنچ سکتا ہے۔اُس کی آنکھوں کے ذریعے جس کو ''نظرِ بد'' کہتے ہیں۔

[1] صحیح مسلم، مسند احمد. صحیح الجامع: ۷۲۴۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح مسلم، مسند احمد، مستدرک حاکم اور معجم طبرانی کبیر میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((اَلْعَیْنُ حَقٌّ)) [1] ''نظرِ بد حق ہے۔''

نظر لگ جاتی ہے۔ اُس کا شر لاحق ہو جاتا ہے۔

② دوسری قسم یہ ہے کہ کوئی شخص جہالت یا تنگدستی یا کمزوری یا پریشانیٔ قلب وغیرہ میں مبتلا ہے اور وہ اس شخص کے حق میں یہ نہیں چاہتا کہ اس کی یہ حالت تبدیل ہو اور اللہ تعالیٰ اس پر فضل فرما کر ان مصائب سے اس کو نجات دے اور اس کو اپنی رحمت کا حق دار فرمائے۔

ان دونوں قسموں میں فرق یہ ہے کہ پہلے میں موجود اور محقق نعمت اور دوسرے میں متوقع نعمت پر حسد کیا جاتا ہے لیکن دونوں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت کو مبغوض جاننے والے ہیں اور اس کے بندوں کے دشمن ہیں اور دونوں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سخت مبغوض ہیں۔ لوگ بھی ان کو اپنا دشمن خیال کرتے ہیں اس لیئے وہ اپنی مرضی سے کسی حاسد کو اپنا سردار نہیں بننے دیتے اور نہ کوئی ایسے شخص کی غمخواری اور ہمدردی سے پیش آتا ہے۔ حاسد کی حکومت اور سیادت کو وہ اپنے حق میں ایک بلا اور مصیبت خیال کرتے ہیں۔ الغرض حاسد لوگوں کو مبغوض سمجھتا ہے اور وہ اس کو مبغوض سمجھتے ہیں۔

③ حسد کی تیسری قسم غِبطہ ہے۔ اس میں دوسرے سے زوالِ نعمت کی خواہش نہیں کی جاتی۔ بلکہ ایک شخص چاہتا ہے کہ جو کمال اور نعمت دوسرے کو حاصل ہے وہ مجھ کو بھی حاصل ہو جائے۔ غطبہ کو مجازاً حسد کہا جاتا ہے ورنہ وہ رشک ہے جو کوئی معیوب وصف نہیں بلکہ ایک مرغوب اور محمود صفت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اہلِ جنت کا حال بیان کر کے فرمایا ہے:

﴿ وَفِیْ ذٰلِکَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴾

''اور ایسے ہی (اعلیٰ مقام) کے حاصل کرنے کے لیئے رشک کرنے والوں کو رشک کرنا چاہیئے''۔ (سورت المطففین: ۲۶)

[1] مختصر صحیح مسلم: ۱۴۵۴، صحیح الجامع: ۴۱۴۶، ۴۱۴۷

صحیح دینی معلومات کے لیئے ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الغرض قرآنِ کریم کی اس آیت اور بعض احادیثِ بخاری و مسلم ((لَا حَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَتَیْنِ......)) کی رو سے رشک کے طور پر یہ حسد کرنا جائز ہے۔

حاسد کے شر کا دفعیہ

علّامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حاسد کا شر دس (۱۰) اسباب کے ذریعے دفع کیا جاسکتا ہے:

① پہلا سبب: استعاذہ باللہ

اللہ تعالیٰ کے ساتھ پناہ مانگنا اور اس کی طرف ملتجی ہونا۔ اسی کی سورۂ فلق میں تصریح ہے۔ قرآنِ پاک میں ہے:

﴿وَاِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ اِنَّہٗ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ﴾ (سورۃ الاعراف: ۲۰۰)

"اگر تم کو شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ پیش آئے تو تم کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ پناہ مانگو۔ بے شک وہی سننے والا جاننے والا ہے"۔

حاسد کے تمام طرح کے شرور سے بچاؤ کے لیئے یہ سورتیں فلق اور ناس پڑھیں۔ دونوں سورتوں کی کثرت سے تلاوت کریں جیسا کہ اللہ کے پیغمبر ﷺ کی تعلیم ہے۔ اللہ رب العزت ان شرور سے آپ کو محفوظ رکھے۔

② دوسرا سبب؛ خشیتِ الٰہی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل:

اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور اس کے امر اور نہی کو بجالانا، کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا اور اسکا تقویٰ اختیار کرتا ہے، خود اللہ تعالیٰ اس کا نگہبان اور متوّلی ہوتا ہے اور اس کو دوسرے کے حوالے نہیں کرتا۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

صحیح دینی معلومات کے لئے "توحید پبلیکیشنز" کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا﴾

''اگر تم صبر واستقلال اور تقویٰ اختیار کرو تو ان حاسد کافروں کی سازشیں تمہیں کچھ بھی نقصان نہیں پہنچائیں گی''۔ (سورۂ آل عمران:۱۲۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے:

''اللہ تعالیٰ کا خیال رکھو گے تو تم اسکو اپنے سامنے پاؤ گے اور اللہ تعالیٰ کا لحاظ رکھو گے تو وہ تمہارا نگہبان ہوگا''۔ (۱)

اور ہم بحیثیتِ مسلمان جانتے ہیں کہ جس کو اللہ رکھے اس کو کون چکھے!

③ تیسرا سبب: الصبر علی عدُوِّہ:

اپنے دشمن کے مقابلے میں صبر کرنا اور اس کے ایذاء پہنچانے اور تکلیف دینے کا خیال تک دل میں نہ لانا، کیونکہ صبر اور توکل علی اللہ کا ثمرہ ہمیشہ دشمن پر فتح اور کامیابی ہوتا ہے۔ بیشک بعض اوقات اللہ تعالیٰ کی نصرت (انسان کے اپنے تخمینہ کے موجب) کسی قدر دیر سے پہنچتی ہے، لیکن ہمیں اس سے گھبرانا نہیں چاہیئے اور دشمن کی بغاوت اور عدوان کو دیکھ کر بے صبر نہیں ہونا چاہیئے۔ مظلوم اپنی کوتاہ نظری کے باعث صرف بغاوت اور عدوان کو دیکھ سکتا ہے، لیکن اس کا مآل اور انجام ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور اس (مظلوم) کی کامیابی پر ہوتا ہے۔ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوقِبَ بِهِ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللَّهُ﴾

(سورۂ حج:۶۰)

''جس شخص پر ظلم کیا گیا اگر وہ اسی مقدار میں (انصاف کی حدود سے تجاوز نہ کرکے) اس کا انتقام لے اور اس پر پھر دوبارہ تعدی کی جائے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے گا اور اس کو دشمن پر فتحمندی عطا کرے گا''۔

(۱) ترمذی، مستدرک حاکم، مسند احمد، طبرانی۔ صحیح الجامع:۷۸۳۴

صحیح دینی معلومات کے لئے ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کیا اللہ تعالیٰ کے اس وعدے میں ہمیں شک ہے؟ یہ آیتِ کریمہ اس کے حق میں ہے جس نے ایک مرتبہ بقدر اپنے حق کے انتقام لیا ہو اور پھر اس پر زیادتی کی گئی۔ لیکن جس نے ابتداء میں صبر کیا اور اپنے آپ کو انتقام سے باز رکھا، کیا اس کے حق میں بطریقِ اولیٰ نصرت کا یہ وعدہ نہیں ہوگا؟ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ وہ ہمیشہ ظالم کو سزا دیتا ہے یہاں تک کہ کہا گیا ہے کہ اگر مثلاً پہاڑ دوسرے پہاڑ پر ظلم کرے تو اللہ کا قانون اس کو ہموار کیئے بغیر نہیں چھوڑتا۔

④ چوتھا سبب؛ توکل علیٰ اللہ:

چوتھا سبب اللہ پر توکل ہے۔ اللہ پر بھروسہ رکھنا، کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتا ہے وہ اس کو تمام مہمات سے بے فکر کر دیتا ہے۔ اگر مخلوق کی طرف سے ہمیں کوئی ایسی تکلیف پہنچے جس کو ہم اپنی قوت اور اپنی طاقت سے رفع نہیں کر سکتے تو ایسی حالتوں میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا اور اس کی نصرت کا امیدوار رہنا کامیابی اور فتحمندی کا قوی ترین سبب ہے کیونکہ اللہ پاک کا فرمان ہے:

﴿وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ﴾ (سورۃ الطلاق:۳)

”جو شخص اللہ پر توکل کرلے تو اللہ اُس کے لیئے کافی ہے“۔

پھر یہ شر، یہ فتنے، یہ جادو اور یہ موذی امراض اُسے کوئی نقصان نہیں دے سکیں گے۔ اللہ اُس کے لیئے کافی ہے۔

⑤ پانچواں سبب؛ قلب اور فکر و نظر:

اپنے دل کو حاسد کے ساتھ مشغول رکھنے اور اس کے بارے میں کچھ سوچنے سے بالکل بچایا جائے اور اگر اس قسم کا کوئی خطرہ دل میں پیدا ہو تو اسے مٹانے کی فکر میں مصروف ہو بلکہ اس کی طرف التفات اور توجہ تک نہ کرے۔ یہ اس کے شر کو رفع کرنے کا زبردست علاج ہے۔

حسد ایک آگ ہے جس کے لیئے ایندھن کی ضرورت ہے اور جب محسود ایسا عمل

صحیح دینی معلومات کے لئے ”توحید پبلیکیشنز“ کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اختیار کرے جس سے اس کو مطلق ایندھن نہ ملے تو اس کے شعلے خود حاسد کو بھسم کر ڈالیں گے اور محسود اس کے شر سے محفوظ رہے گا۔

⑥ چھٹا سبب: رضائے الٰہی کی تلاش میں استغراق:

اپنی توجہ کو نہایت اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی حاصل کرنے پر مرکوز رکھے اور اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کی محبت اور اخلاص سے اس حد تک معمور کر دے کہ جہاں پر خواطرِ نفسانی اور وساوسِ شیطانی کا گزر ہوا کرتا تھا وہاں پر اللہ تعالیٰ کی محبت اس کے لیۓ اخلاص اور اس کی خوشنودی کی طلب لبالب بھری ہو۔ اس کی مثال ایک محبِّ صادق کی ہو، جس کا باطن اپنے محبوب کے خیال سے اس قدر بھرپور ہوتا ہے کہ اس میں یادِ محبوب کے بغیر اور کسی چیز کی مطلق گنجائش نہیں ہوتی۔

ایسی حالت میں وہ اس بات کو کب گوارا کر سکتا ہے کہ اس کے قلب میں حاسد کا خیال جاگزیں ہو اور اس سے انتقام لینے کی فکر میں مشغول ہو؟ ایسے خیالات صرف اس دل میں آسکتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی خوشنودی کی طلب نے جگہ نہ بنائی ہو، بے شک جب دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے اخلاص نے گھر کر لیا ہو ان کا نگہبان خود اللہ پاک ہے اور وہ دشمن کے تسلط سے محفوظ رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلامِ مجید میں ارشاد فرمایا ہے کہ جب ابلیس کو اپنی نجات سے مایوسی ہوئی تو اس نے بارگاہِ رب العزت میں عرض کیا:

﴿قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ﴾ (سورۂ ص: ۸۳)

''کہنے لگا کہ مجھے تیری عزت کی قسم! میں ان سب کو بہکا تا رہوں گا۔ سوائے ان کے جو تیرے خالص بندے ہیں''۔

صحیح دینی معلومات کے لیۓ ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو شخص اپنے عمل میں خالص ہو وہ بڑا سعادتمند ہے، وہ ہر قسم کے خوف سے امن میں رہے گا اور دشمن اس کے قریب نہیں جاسکے گا۔

⑦ ساتواں سبب؛ گناہوں سے استغفار:

آدمی کو اپنے گناہوں سے تائب ہونا چاہیئے کیونکہ دشمن کے مسلط ہونے کا سب سے بڑا سبب انسان کے اپنے گناہ ہوتے ہیں۔ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَمَا أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ﴾

(سورة الشعراء: ٣٠)

''اور جو مصیبت بھی تم کو پہنچتی ہے وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کا کسب وعمل ہے''۔

اس کی بہت ساری مثالیں دی جاسکتی ہیں۔الغرض انسان کو جو تکلیف بھی آئے وہ اس کے گناہوں کا نتیجہ ہوگا خواہ اس کو اپنے ان گناہوں کا علم ہو یا نہ ہو۔انسان اپنے گناہوں اور عیوب پر نظر ڈالے اور ان سے تائب ہو کر اپنے اعمال کی اصلاح میں مشغول ہو جائے۔اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ خود اس کی حفاظت اور اس کی نصرت فرمائے گا۔

⑧ آٹھواں سبب؛ صدقہ وخیرات اور نیکی کا عمل لازم پکڑنا:

شر سے بچنے کے لیئے صدقہ وخیرات کریں۔بلا، مصیبت، نظرِ بد اور حسد کا شر دفع کرنے میں اس کا اثر حیرت انگیز ہوتا ہے۔زمانۂ قدیم اور زمانۂ حال میں مختلف لوگوں نے تجربے کیئے اور اب یہ بات مسلّم ہو چکی ہے کہ صدقہ دینے والے اور نیکی کرنے والے اشخاص نظرِ بد اور حسد کے شر سے محفوظ رہتے ہیں اور اگر ان کو اس سے کوئی مصیبت پہنچ بھی جائے تو اس کی عاقبت محمود ہوتی ہے۔اور اللہ تعالیٰ کا لطف وکرم اور اس کی تائید ان کے شاملِ حال رہتی ہے۔صدقہ دینے والے محسن کے لیئے اس کا صدقہ اور احسان ایک قلعہ ہے، جو اس کا محافظ ہوتا ہے۔رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

صحیح دینی معلومات کے لئے ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''صدقے سے انسان کی تکلیفیں، انسان کی مشکلیں ٹل جاتی ہیں''۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

''اپنے بیماروں کا علاج کرو صدقے کے ذریعے''۔

اللہ تعالیٰ ہمارے صدقہ کو قبول کرلے گا تو ہمارے بیماروں کو شفاء دے گا اور اُن سے شرور کو ٹال دے گا۔

⑨ نواں سبب؛ آتشِ حسد کا احسان سے بجھانا:

ایک اور طریقہ بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ جو آپ سے حسد کرتا ہے آپ اُس سے ناراض نہ ہوں بلکہ اُس پر احسان کریں۔ اُس کے شر کا بدلہ اچھے طریقے سے دیں۔ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ﴾

(سورۃ حٰم السجدہ: ۳۴،۳۵)

''اور نیکی اور بُرائی ایک جیسی نہیں، تم برائی کے بدلے میں اچھے سے اچھا سلوک کرو جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمہارا دشمن تمہارا سرگرم دوست بن جائے گا لیکن اس کی توفیق انہیں کو دی جاتی ہے جو صبر اور ثابت قدمی کی صفت سے موصوف ہیں اور اس پر عمل کرنے والا کوئی بڑا ہی سعادتمند ہوگا''۔

یہ حسد تو ہے شیطان کا چوکا اس سے اللہ کی پناہ مانگیں۔ اور کوئی شخص آپ کو تکلیف دینے کے درپے ہے اور آپ اس سے بدخلقی کا معاملہ کرتے ہیں تو اُس کا حسد یا اُس کی نظرِ بد آپ کو لاحق ہوسکتی ہے یا اُس کے حسد کے آپ شکار ہوسکتے ہیں تو اُس سے اچھے طریقے سے پیش آئیں۔ یہ طریقہ جب اپنائیں گے تو وہ شخص جسے آپ سے عداوت ہے، وہ اچھے برتاؤ کی

صحیح دینی معلومات کے لئے ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

برکت سے آپ کا گہرا دوست بن جائے گا۔اور اس کا شر آپ سے ختم ہوسکتا ہے۔اللہ کے پیغمبر ﷺ اِسی طرح کا مظاہرہ کیا کرتے تھے۔ایک عورت اللہ کے پیغمبر پر کچرا ڈالا کرتی تھی۔اللہ کے پیغمبر ﷺ نماز کے لیئے جاتے وہ آپ ﷺ کے وقت کا انتظار کرتی اور رات کی تاریکی سے فائدہ اٹھا کر محمد ﷺ کے پاکیزہ جسم پر کچرا ڈالتی۔ایک دن پیغمبرِ اسلام ﷺ گزرے اُس نے کچرا نہ ڈالا، دوسرے دن گزرے اُس نے کچرا نہ ڈالا، پھر معلوم کیا کہ وہ کہاں ہے؟ پتہ چلا کہ وہ بیمار ہے، کائنات کے سردار ﷺ اُس کی بیمار پرسی کے لیئے چلے گئے۔اُس کی عیادت کی تو وہ بڑی متاثر ہوئی۔

میرے بھائی اگر کوئی شخص آپ سے حسد کرتا ہے تو آپ اُس سے اچھا سلوک کریں تا کہ اُس کا شر تم سے ختم ہو جائے۔

⑩ دسواں سبب: عالمِ اسباب کو نظر انداز کر کے خالقِ حقیقی کو نفع وضرر کا مالک سمجھنا:

آخر میں دسواں سبب ان سب کا جامع اور سب کا اسی پر مدار ہے یعنی تمام ظاہری اسباب سے اپنی نظر کو آگے بڑھا کر مسبب الاسباب پر اپنی نظر جمانا اور اس بات کا یقین رکھنا کہ تمام علل اور اسباب خالق تعالیٰ کے ارادے اور اس کی قدرت کے ساتھ وابستہ ہیں اور اس کے اذن کے بغیر کچھ بھی ضرر یا نفع نہیں پہنچا سکتے۔وہی کسی کے دل میں ڈالتا ہے کہ آپ سے احسان کرے اور کسی کے دل میں ایک ایسی صفت پیدا کر دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ آپ کے ساتھ برائی کرنے پر آمدہ ہوتا ہے۔

﴿وَإِن يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِن يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ﴾ (سورۂ یونس:۱۰۷)

”اور اگر اللہ آپ کو کوئی تکلیف پہنچائے تو اُس کے سوا اس کا کوئی دُور کرنے والا نہیں اور اگر آپ سے بھلائی کرنا چاہے تو اُس کے فضل کو کوئی روکنے والا نہیں“۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصلِ کلام:

یہ پورے دس اسباب ہیں جن کے ذریعے حاسد، ساحر اور نظرِ بد لگانے والے کا شر دفع کیا جا سکتا ہے لیکن اس سے مفید تر کوئی بات نہیں کہ انسان کلی طور پر اپنے رب کی طرف متوجہ ہو اسی پر اس کا بھروسہ ہو اور اس کے بغیر کسی کا خوف نہ کرے اور نہ کسی سے امید رکھے، اس کا دل اللہ تعالیٰ کے بغیر کسی کے ساتھ لٹکا ہوا نہ ہو اور نہ وہ کسی دوسرے کو مصیبت کے وقت پکارے یا اس سے فریاد کرے کیونکہ جس کے دل میں کسی دوسری چیز کی محبت ہو اور اس کے ساتھ اس کا دل معلق ہو یا اس کے بیم و امید کا مرکز اللہ تعالیٰ کی ذات پاک نہ ہو یا کسی دوسرے کا خوف اس کے دل میں جاگزیں ہو وہ اسی غیر کے حوالے کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے اپنی نگہبانی اٹھا لیتا ہے، یہی اللہ کا قانونِ حکمت ہے اور اس میں تبدیلی نہیں ہوتی۔

سورۂ فلق کا ماحصل

چار فرقے:

سورۂ فلق کی تفسیر کے ضمن میں ہمیں بعض ایسے نافع اور مفید اصول بتا دیئے گئے ہیں جن کا جاننا انسان کے لیئے ازبس لازم ہے کیونکہ وہ دین و دنیا کے نفع و بہبود پر مشتمل ہیں۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہوگا کہ حاسد کے نفس اور اس کی آنکھوں میں ایک زہریلا شر ہے اور شیاطین کی روحیں سحر و جادو کے ذریعے سے اپنا اثر ظاہر کرتی ہیں۔ حاسد و شیاطین کے متعلق چار مختلف عقیدے لوگوں میں پیدا ہوئے ہیں:

① پہلا فرقہ؛ متکلمین و مادہ پرست:

یہ فرقہ دونوں کے اثر کا منکر ہے لیکن یہ لوگ اپنے گھروں میں دو جماعتوں میں منقسم ہو گئے:

صحیح دینی معلومات کے لئے ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

① پہلی جماعت نفوسِ ناطقہ اور جنوں کے وجود کی قائل ہے لیکن ان کی تاثیر کی منکر ہے۔ یہ ان متکلمین کا قول ہے جن کو قویٰ اور اسباب کی تاثیر سے انکار ہے۔

② دوسری جماعت سرے سے ان کا وجود نہیں مانتی، ان کا قول ہے کہ انسان اسی ظاہری جسم اور خدوخال کا نام ہے جس میں چند صفات اور اغراض موجود ہیں لیکن روح یا نفسِ ناطقہ کا کوئی مستقل وجود نہیں، جن اور شیطان انسان کے اعراض ہیں جو اس کے ساتھ قائم ہیں۔ (اعراض جمع ہے عرض کی ہے، عرض اس کو کہتے ہیں جن کا بذاتِ خود کوئی مستقل وجود نہ ہو بلکہ کسی دوسری چیز کے ضمن میں اس کا وجود پایا جائے، مثلاً سیاہی اور سفیدی، علم اور جہل وغیرہ کا بذاتِ خود کوئی مستقل وجود نہیں بلکہ کسی چیز یا کسی انسان کے وجود سے ان کا وجود وابستہ ہے۔)

اکثر مادہ پرست اور بعض نام نہاد حکمائے اسلام کا یہی مذہب ہے، بعض متکلمین بھی اس کے قائل ہیں جن کی سلف نے سخت مذمت کی ہے اور ان کو اہلِ بدعت وضلالت سے موسوم کیا ہے۔

② دوسرا فرقہ؛ معتزلہ وغیرہ:

یہ فرقہ اس بات کا منکر ہے کہ نفسِ انسانی کا بدن سے الگ کوئی مستقل وجود ہے، لیکن جن اور شیطان کے وجود کے وہ قائل ہیں، معتزلہ اور بعض دیگر متکلمین کا یہی قول ہے۔

③ تیسرا فرقہ؛ کاہن وغیرہ:

اس فرقہ کا عقیدہ اس کے برعکس ہے، یعنی نفسِ انسانی کا بدن سے الگ مستقل وجود مانتے ہیں لیکن جن اور شیطان نفسِ انسانی ہی کے قوٰی اور صفات کا نام ہے۔ مسلمان حکماء کی ایک بڑی جماعت اس قول کی تائید میں ہے۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ دنیا میں جو عجیب وغریب اثرات اور خوارقِ عادات پائے جاتے ہیں وہ سب نفسِ انسانی کے مظاہر ہے سحر اور کہانت ان کے نزدیک نفسِ انسانی کے مظاہرہٗ قوٰی کا ایک کرشمہ ہے۔

صحیح دینی معلومات کے لئے ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

④ چوتھا فرقہ؛ اہلِ حق:

یہ فرقہ اتباعِ رسل علیہم السلام اور اہلِ حق کا ہے جو اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ انسان کا نفسِ ناطقہ اس کے بدن سے الگ ایک مستقل وجود رکھتا ہے۔ اسی طرح جن اور شیاطین کے لیئے بھی وہ مستقل وجود مانتے ہیں اور ان کے لیئے وہی صفتیں ثابت کرتے ہیں جن کا اثبات اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور ان کے شر سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ پناہ مانگتے ہیں کیونکہ ان کا اعتقاد ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی ان کو شر سے بچانے والا نہیں۔

الغرض ان چار فرقوں میں سے یہی ایک فرقہ حق پر ہے دوسرے فرقوں کے اقوال میں حق اور باطل دونوں باہم ملے ہوئے ہے۔ ﴿وَاللّٰهُ يَهْدِي مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ......﴾

سورۃ الناس ؛ ترجمہ و تفسیر

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰـهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝﴾ (سورۃ الناس)

”(اے پیغمبر!) کہہ دیجیئے میں پناہ طلب کرتا ہوں رب الناس اور الٰہ الناس کی جو تمام لوگوں کا معبود ہے۔ (یعنی) لوگوں کے حقیقی بادشاہ کی۔ لوگوں کے معبودِ برحق کی۔ (شیطان) وسوسہ انداز کی بُرائی سے جو (اللہ کا نام سن کر) پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔ (خواہ وہ) جنات میں سے (ہو) یا انسانوں میں سے“۔

صحیح دینی معلومات کے لئے ”توحید پبلیکیشنز“ کی کتابوں کا مطالعہ کریں
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تین صفاتِ الٰہی واقسامِ توحید:

یہاں اللہ تعالیٰ کی تین صفات مذکور ہیں۔اس میں پوری توحید آگئی اور توحید کی تمام (تینوں) اقسام اور تمام نکات کو اپنے دامن میں سمولیا ہے۔

①توحیدِ ربوبیت:

﴿رَبِّ النَّاسِ﴾: یہ توحیدِ ربوبیت ہے۔اللہ رب العزت پوری کائنات کا مالک وخالق اور پوری کائنات کا آمر ہے۔سب پر اُس کا امر اور اُس کا تصرف چلتا ہے۔کائنات میں جو کچھ ہو رہا ہے سب اسی کے حکم سے ہو رہا ہے۔اور چونکہ یہ مقامِ پناہ ہے تو اللہ کی صفتِ ربوبیت ذکر کردی گئی کہ وہ رب الناس ہے اور قادر ہے تم کو پناہ دینے پر۔تمہارے شر کو ختم کرنے پر اور تم کو آسائش، امن وسلامتی اور سکون عطاء فرمانے پر۔کیونکہ وہ رَبُّ النَّاسِ ہے۔

②توحیدِ اسماء وصفات:

﴿مَلِکِ النَّاسِ﴾: یہ توحید اسماء وصفات ہے کہ وہ مَلِکِ النَّاسِ ہے۔تمام لوگوں کا بادشاہ بلکہ بادشاہوں کا بادشاہ۔مَلِکُ الْمُلُوْکِ. مَلِکُ الْاَمْلَاکِ ۔اللہ کی صفت۔دنیا کے بادشاہ جن کے پاس کچھ نہیں۔وہ بھی بعض وقت پناہ دیتے ہیں لیکن وہ ایک عارضی امر ہے۔جبکہ آپ نے پناہ کی درخواست کی اللہ تعالیٰ سے اور اللہ تو مَلِک ہے۔احکم الحاکمین ہے۔

﴿بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ (سورۂ ملک: ۱)

''اُس کے ہاتھ میں کل کائنات کی بادشاہت ہے۔''

اللہ نے اپنی اس صفت کا خاص طور پر ذکر کیا تا کہ اللہ سے پناہ طلب کرنے والے مطمئن ہوجائیں کہ جس ذات کی پناہ ہم طلب کرنا چاہتے ہیں وہ مَلِک ہے، وہ بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔قیامت کا دن ہوگا یہ زمین اور آسمان اللہ کی انگلیوں پر اُچھل رہے ہونگے۔اللہ ان کو ہلا رہا ہوگا اور فرما رہا ہوگا:

صحیح دینی معلومات کے لئے ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

((اَیْنَ مُلُوْکُ الْاَرْضِ؟)) ''زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟''

((اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ)) ''سرکش کہاں ہیں؟''

((اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ)) ''تکبر کرنے والے کہاں ہیں۔''

اللہ تعالیٰ تو زبردستوں کا زبردست اور بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔اللہ کی پناہ طلب کرنے والے! جس ذات کی تو پناہ طلب کرنا چاہتا ہے وہ مَلِکِ النَّاسِ ہے۔وہ تمام بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔کل کائنات کی بادشاہت اور حکومت اُس اللہ کے ہاتھ میں ہے۔تو وہ پناہ دے گا۔اُس کی پناہ طلب کر،ایسی پناہ دیگا کہ دنیا کی کوئی طاقت کوئی شر کوئی فتنہ تمہیں کوئی نقصان نہیں دے سکے گا۔

③توحیدِ الوھیت وعبادت:

﴿اِلٰـهِ النَّاسِ﴾: یہ توحیدِ الوہیت یا توحیدِ عبادت ہے۔وہ تمام لوگوں کا معبود ہے اُس کا خالق و مالک ہونا اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ اُسی کی عبادت کی جائے کیونکہ جو خالق ہے وہی معبود ہوتا ہے۔ارشادِ الٰہی ہے:

﴿یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ﴾ (سورۃ البقرۃ: ۲۱)

''اے لوگو! عبادت کرو اُس رب کی جو تمہارا خالق ہے۔''

وہ خالق ہے اور کوئی خالق نہیں،تو خالق ہی عبادت کے لائق ہوتا ہے۔ ہر قسم کی عبادت اُسی کے لیئے ہے اور اِن عبادات میں سے ایک اور عبادت استعاذہ کی ہے اور پناہ کی ہے اور پناہ اللہ ہی کی طلب کرو، وہی پناہ دینے والا ہے۔

یہاں مستعاذ منہٗ کیا ہے؟

﴿مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ﴾

''(یا اللہ!) میں پناہ طلب کرتا ہوں اَلْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسُ کے شر سے۔''

صحیح دینی معلومات کے لئے ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سورۂ فلق اور سورۂ ناس کا موازنہ!

دنیاوی شرور:

سورۂ فلق میں ان شرور سے پناہ مانگنے کا ذکر ہے جو خارج سے انسان کو پیش آتے ہیں اور سورۂ ناس میں اس شرِ عظیم کا ذکر ہے جو خود انسان کے اندر موجود ہے اور جس سے بچنا خود اس کی اپنی قوتِ مدافعت پر منحصر ہے۔ دُنیا میں شر کی دو ہی بڑی بڑی قسمیں ہیں۔ ایک ذنوب اور معاصی کا شر۔ دوسرا مصائب اور تکالیف کا شر۔ سورۂ فلق میں مصائب اور تکالیف کے شر سے پناہ مانگی گئی ہے اور سورۂ ناس میں ذنوب اور معاصی کے شر سے پناہ طلب کی گئی ہے۔ جس کا اصل ہمیشہ شیطان کا وسوسہ ہوتا ہے، لیکن انسان کو اس کے اثرات روکنے کا اختیار حاصل ہے اور آدمی اس پر غالب آسکتا ہے۔

﴿اَلْوَسْوَاسُ﴾ کی تفسیر

لفظی واصطلاحی معنیٰ:

وسوسہ کے اصل معنے ہیں، آہستہ سے کوئی بات کہنا جس کا دوسرے حاضرین کو احساس نہ ہو۔ اصطلاح میں اس کے معنے ہیں شیطان کا کسی کے دل میں برائی کا خیال ڈالنا۔

شیطان کا وسوسہ تمام گناہوں اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کی جڑ ہے اور شیطان کا وسوسہ ایک ایسا شر ہے جو خود انسان کے اندر موجود ہے اور اس کا تعلق انسان کے کسب اور اختیار سے ہے۔ اور اس لیئے اس سے بچنے کا وہ خود ذمہ دار ہے کیونکہ شیطان کا وسوسہ اس وقت تک کچھ بھی شر نہیں پیدا کرتا جب تک آدمی خود اس کو قبول نہ کرے اور اس پر عمل پیرا نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ نے سورۂ ابراہیم میں ہماری تنبیہ کے لیئے شیطان کا ایک مکالمہ نقل فرمایا ہے جو قیامت کے روز وقوع میں آئے گا۔ اس میں ایک آیت یہ ہے:

صحیح دینی معلومات کے لئے ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

﴿وَمَا كَانَ لِىَ عَلَيْكُم مِّنْ سُلْطَانٍ إِلَّآ أَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِى فَلَا تَلُومُونِى وَلُومُوٓا أَنفُسَكُم﴾ (سورۃ ابراھیم: ۲۲)

"(شیطان کا قول ہے) اور میرا تم پر کسی طرح کا زور نہیں تھا ہاں میں نے تمہیں (گمراہی اور باطل کی طرف) بلایا تو تم نے (جلدی سے اور بے دلیل) میرا کہا مان لیا تو (آج) مجھے ملامت نہ کرو بلکہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرو"۔

﴿اَلْوَسْوَاسُ﴾:

وسواس کے شر سے، خناس کے شر سے۔ یہاں یا تو دو نام ہیں شیطان کے: وسواس اور خناس یا دو صفتیں ہیں شیطان کی، اُس شیطان کے شر سے پناہ مانگتا ہوں وہ اَلْوَسْوَاسِ بھی ہے اور اَلْخَنَّاسِ بھی۔ اَلْوَسْوَاس کا معنیٰ وسوسے پیدا کرنے والا۔ وسوسے خوب کرنے والا۔ تکرار ہے جس چیز میں وسوسہ کرے بندہ قبول نہ کرے وہ اور کرے خوب کرے۔ کبھی باز نہ آئے۔ یہاں تک کہ بندے کی موت واقع ہو جائے۔ شیطان وسواس ہے۔ خوب وسوسے پیدا کرتا ہے۔ بندے کو ورغلاتا ہے۔ دشمن ہے ہمارا ازلی۔

شیطان کے دوسرے شرور:

شیطان سے کئی قسم کے شر صادر ہوتے ہیں جن سے پناہ مانگنا لازم تھا اس لیئے شر کو اس کی ذات کی طرف مضاف کیا گیا ہے تاکہ استعاذہ اس کے تمام شرور پر مشتمل ہو۔ وسوسہ کو چھوڑ کر شیطان کے دوسرے شرور بھی ہیں مثلاً:

① وہ چور ہے اور لوگوں کے مال چراتا ہے۔ جس کھانے یا پینے کی چیز پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ ذکر کیا جائے اس سے اپنا حصہ چرا لینے میں وہ کامیاب ہوتا ہے، اسی طرح جس گھر میں اللہ تعالیٰ کی یاد سے لوگ غافل ہوں وہ اس گھر میں شب باش ہوتا ہے۔

صحیح دینی معلومات کے لئے "توحید پبلیکیشنز" کی کتابوں کا مطالعہ کریں
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② ایک شر اُس کا یہ ہے کہ جس کے دل میں وسوسہ ڈال کر اس سے گناہ کراتا ہے پھر خود ہی اس کا پردہ فاش کر کے لوگوں میں اس کو رسوا و ذلیل اور بدنام کرتا ہے۔ بسا اوقات ایک شخص پوشیدہ طور پر کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے جس سے کوئی بھی آگاہ نہیں ہوتا۔ لیکن وہ دیکھتا ہے کہ دوسرے دن اس کی خبر چاروں طرف پھیل گئی ہے اور لوگوں کا موضوعِ سخن اسی کا گناہ ہے۔ یہ تمام شیطان کی کارستانی ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ستّار ہے اپنے بندہ کے گناہوں اور اس کے عیوب پر پردہ ڈالتا ہے لیکن شیطان جو اس کا دشمن ہے اس کو ذلیل و رسوا کرنا چاہتا ہے، بہت سے لوگ اس نکتہ سے بے خبر ہیں۔

③ شیطان کا ایک شر یہ بھی ہے کہ انسان کوئی نیکی کا کام کرنا چاہے تو وہ اس کا راستہ روکتا ہے اور اس کو نیکی سے باز رکھنے کی کوشش کرتا ہے، دنیا میں جتنی بھی نیکیاں ہیں ہر ایک نیکی کے راستہ پر شیطان بیٹھا راستہ روک رہا ہے اور اس کی تمام تر کوشش یہ ہوتی ہے کہ اس راستہ پر کوئی نہ چلے اور اگر کوئی اس کی مخالفت کر کے چل پڑے تو وہ رہزن کی طرح اس کو تشویش میں ڈال کر اور ہر قسم کی رکاوٹ اس کے سامنے لا کر اسے آخر تک پہنچنے نہیں دیتا لیکن اگر کوئی خوش قسمت اور باہمت انسان نیکی کرنے میں کامیاب ہو جائے تو اس کو ایسی باتوں پر آمادہ کرنے میں کوشاں رہتا ہے جس سے اس کا وہ عمل برباد ہو جائے۔ اس نے قسمیں کھا کر کہا تھا جس کا ذکر قرآنِ کریم میں موجود ہے:

﴿أَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ ثُمَّ لَآتِيَنَّهُمْ مِّنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ﴾ (سورة الاعراف: ١٦، ١٧)

''یقیناً میں ان کو گمراہ کرنے کے لیۓ تیرے صراطِ مستقیم پر بیٹھ جاؤں گا اور پھر ان کا راستہ روکنے کے لیۓ ان کے آگے کی طرف سے اور اُن کے

صحیح دینی معلومات کے لیۓ ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیچھے کی طرف سے اور ان کی دائیں اور بائیں جانب سے آکر اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کی کوشش کروں گا اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تو ان میں سے اکثروں کو ناشکر گزار پائے گا''۔

④ شیطان کا ایک شر یہ ہے کہ جب انسان سوجاتا ہے تو وہ اس کی گدی پر تین گرہیں لگادیتا ہے جو اس کے لیئے تہجد کے واسطے اٹھنے میں رکاوٹ بنتی ہے۔صحیح بخاری و مسلم میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((یَعْقِدُ الشَّیْطَانُ عَلٰی قَافِیَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ اِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ؛یَضْرِبُ عَلٰی كُلِّ عُقْدَةٍ،عَلَیْكَ لَیْلًا طَوِیْلًا فَارْقُدْ،فَاِنِ اسْتَیْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ،فَاِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ،فَاِنْ صَلّٰی انْحَلَّتْ عُقَدُهُ،فَأَصْبَحَ نَشِیْطًا طَیِّبَ النَّفْسِ،وَاِلَّا أَصْبَحَ خَبِیْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ)) [1]

''شیطان آدمی کے سر کے پیچھے رات میں سوتے وقت تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ پر یہ افسوں بھی پھونک دیتا ہے کہ سوجا،ابھی رات بہت باقی ہے۔پھر اگر کوئی بیدار ہوکر اللہ کی یاد کرنے لگا تو ایک گرہ کھل جاتی ہے،پھر وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے۔پھر اگر(فرض یا نفل) پڑھے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے۔اس طرح صبح کے وقت آدمی چاق وچوبند،خوش مزاج رہتا ہے،ورنہ سست اور بدباطن رہتا ہے''۔

بندہ سورہا ہے۔اُس کا ابدی دشمن اس کو گمراہ کرنے کے پروگرام کررہا ہے۔گرہیں لگارہاہے تاکہ اس کو دین سے گمراہ وغافل کردے۔

[1] اللؤلؤ والمرجان:۴۴۴

صحیح دینی معلومات کے لئے''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جو اٹھا، وضوء کیا اور نماز پڑھی وہ بندہ نشیط ہو گیا۔ اگر وہ نہ اُٹھا نہ اللہ کا ذکر کیا، نہ وضوء کیا اور نہ نماز پڑھی۔ ویسے ہی نہائے، خوشبو لگائی اور اَپٹوڈیٹ صاف ستھرا بن جائے، دفتر میں جا رہا ہے، گاڑی میں جا رہا ہے۔ اللہ کے پیغمبر ﷺ کا فرمان ہے:

((اَصْبَحَ خَبِیْثُ النَّفْسِ کَسْلَانَ)) [1]

''وہ کسلان بھی ہے اور خبیث النفس بھی ہے۔''

انسان سو رہا ہوتا ہے اور دشمن اپنی کاروائیاں کر رہا ہوتا ہے۔ اللہ اکبر! اس نے وسوسے کے ذریعے ہمارے ماں باپ کو جنت سے نکال دیا، اسی پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ صحیح بخاری ومسلم، ترمذی ونسائی اور مسند احمد کی ایک قدسی روایت میں ہے کہ قیامت کے دن اللہ فرمائے گا:

((اَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ)) ''نکال لو جہنم کا گروہ۔''

نکال کر جہنم میں ڈال دو، پوچھا جائے کہ اے اللہ! ((بَعْثُ النَّارِ)) کیا ہے؟ جہنم کی جماعت کہاں ہے؟ جہنم کی فوج کہاں ہے؟ تو اللہ فرمائے گا:

((مِنْ کُلِّ اَلْفٍ تِسْعُمِائَةٍ وَتِسْعٌ وَّتِسْعِیْنَ)) [2]

''ہزار میں سے نوسو ننانوے جہنمی ہیں (اور صرف ایک جنتی)۔''

ہمارے ماں باپ کو جنت سے نکالا، اسی پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ حضرت آدم علیہ السلام کی ذریّت کو اتنا ورغلایا، اتنا صراط مستقیم سے دور کیا کہ ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے شیطان کے چیلے بن گئے اور جہنم کا لقمہ بن گئے اور صرف ایک شخص ہدایت کے اور جنت کے قابل قرار پایا۔

⑤ شیطان اپنی پرستش چاہتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ اللہ کی توحید اور عبادت دنیا سے مٹ جائے اور دنیا کے چھوٹے سے چھوٹے حصے میں اس (شیطان) کی دعوت کا بول بالا ہو اور لوگ اپنے معبودِ برحق کو چھوڑ کر اس کی پرستش میں مشغول ہو جائیں۔

⑥ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈلوانا بھی اسی شیطان کی کارستانی تھی کہ اہلِ بابل کو اس پر

[1] حوالہ سابقہ ایضاً۔ [2] بخاری ۴/۲۳/۷، مختصر صحیح مسلم: ۱۰۳، صحیح الجامع: ۸۱۴۲

صحیح دینی معلومات کے لئے ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آمادہ کیا کہ رئیس الموحدین ابوالانبیاء حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آگ میں پھینکیں۔

⑦ اس نے یہودیوں کو ورغلایا کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر چڑھانے کے لیئے جدوجہد کریں۔ یہ اور بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ان کی حمایت کی اور کافروں کے شر سے انہیں محفوظ رکھا۔ پہلے کے حق میں فرمایا:

﴿یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰماً عَلٰی اِبْرٰهِیْمَ﴾ (سورۂ انبیاء: ٦٩)

”اے آگ! ابراہیم کے حق میں ٹھنڈی اور سلامتی کا موجب ہوجا“۔

جبکہ دوسرے کے بارے میں بتایا:

﴿وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰکِنْ شُبِّهَ لَهُمْ﴾ (سورۂ نسآء: ١٥٧)

”انہوں نے نہ ان کو قتل کیا اور نہ ان کو صلیب دینے میں کامیاب ہوئے بلکہ ایک شبہہ میں ڈال دیے گیۓ“۔

⑧ شیطان ہی کے کرتوت تھے کہ حضرت یحییٰ اور حضرت زکریا علیہما السلام کو کافروں کے ہاتھ سے شہید کرایا۔ فرعون کو خدائی کا دعویٰ کرنے، ملک میں سخت فساد پھیلانے اور غریبوں پر مظالم ڈھانے پر آمادہ کیا اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے برخلاف کافروں کو اُکسایا کہ ان کے قتل کی سازش کریں اور ان کی رسالت کو ناکام بنانے کے لیئے ان کے ساتھ لڑائیاں لڑیں۔

⑨ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ وہ انگارہ لے کر سامنے سے نمودار ہوا اور قریب تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے نقصان پہنچے، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے پناہ لی اور اس پر اللہ کی لعنت بھیجی جس پر وہ بھاگ گیا۔ [1]

⑩ اسی طرح یہودیوں کو ورغلایا اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا۔ جس کا ذکر پہلے مفصل ہوچکا ہے۔

الغرض جب اس کی یہ حالت تھی کہ وہ انبیاء علیہم السلام تک سے نہیں چوکتا اور سید الانبیاء

[1] صحیح مسلم

صحیح دینی معلومات کے لیئے ”توحید پبلیکیشنز“ کی کتابوں کا مطالعہ کریں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ کو نماز کی حالت میں چھیڑا تو اس سے سمجھ سکتے ہیں کہ اس کے شر سے مخلصی پانا کس قدر دشوار ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کی عنایت اور اس کا فضل شامل نہ ہو تو معاملہ نہایت سخت ہے۔

﴿وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾ (سورة النور: ۲۱)

''اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی عنایت تمہارے شاملِ حال نہ ہوتی تو کوئی بھی تم میں سے ہرگز اُس کے شر سے مخلصی پا کر پاکیزہ نہ بنتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنے قانونِ حکمت کے مطابق پاکیزہ بناتا اور اس کے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے''۔

اب ضروری ہے کہ ان دو سورتوں (معوّذتین) کی تلاوت کے ذریعے اس وسواس کے شر سے پناہ طلب کی جائے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((اِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْاِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ)) [1]

''شیطان خون کی طرح انسان کے بدن میں دوڑتا رہتا ہے۔''

اور انسان کو ورغلانے کی پوری پوری کوشش کرتا ہے۔ لہٰذا اس سے تحفظ چاہیئے۔ اُس حارس کو اپنایئے جو شیطان کے وسواس سے بندوں کو بچا سکے۔

شیطانی شر کی اقسام:

شیطانی شر کے چھ قسمیں ہیں۔ اگرچہ ہر ایک قسم کا شر جو دنیا میں موجود ہے اس کی ابتداء شیطان سے ہے اس لیئے شر کی قسموں کا شمار کرنا قدرے دشوار ہے۔ لیکن اس کی بڑی بڑی چھ قسمیں ہیں اور وہ ہمیشہ انسان کو انہیں میں سے کسی ایک میں مبتلا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ان شرور کا ذکر ہم مختصر طور پر کر کے اصل تفسیر کی طرف لوٹتے ہیں۔

[1] بخاری ۳۲۶/۴

صحیح دینی معلومات کے لئے ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① شرک وکفر:

سب سے بڑا شر شرک وکفر ہے، جس کا نتیجہ اللہ اوور اسکے رسول ﷺ کی دشمنی ہوتی ہے اور جس کی عقوبت، آخرت میں ابدی جہنم ہے۔ شیطان سب سے پہلے انسان کو اسی میں مبتلا کرنا چاہتا ہے اور اگر وہ اس میں کامیاب ہو جائے تو گویا اس کے دل کی مراد پوری ہو جاتی ہے کیونکہ ایسا شخص (العیاذ باللہ) ابلیس کا داعی اور اس کا نائب بن جاتا ہے۔

② بدعت:

اگر پہلی قسم میں وہ کامیاب نہ ہو تو پھر وہ آدمی کو بدعت کی طرف بلاتا ہے اور اس کو وہ فسق وفجور پر ترجیح دیتا ہے کیونکہ پہلی قسم کا تعلق اعتقاد سے ہے اور اس دوسری قسم کا تعلق عمل کی خرابی سے ہے۔ جب انسان گناہ کرتا ہے تو اکثر اوقات انسان کا ضمیر اس کو ملامت کرتا ہے اس لیئے وہ عموماً توبہ پر مائل ہو جاتا ہے لیکن چونکہ بدعت کو آدمی اپنے زعم میں برا سمجھتا ہی نہیں بلکہ یہ خیال کرتا ہے کہ میں ایک اچھا کام کر رہا ہوں اس لیئے وہ اس سے تائب نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کے تائب ہونے کی امید کی جاسکتی ہے۔

بدعت کی بنیاد مخالفتِ رسول ﷺ پر ہے اس لیئے اس کا درجہ شرک اور کفر کے قریب قریب ہے، لہٰذا بدعت کی طرف بلانا شیطانِ لعین کا مرغوب اور پسندیدہ مشغلہ ہے اور اس کوشش میں وہ کامیاب ہو تو وہ سمجھتا ہے کہ میں نے اپنے نائبوں کی تعداد میں ایک اور کا اضافہ کر دیا۔ دراصل بدعت کا نقصان کفر اور شرک سے کچھ کم نہیں بلکہ بعض اوقات اس کا شر ان سے بڑھ کر خرابی پیدا کرتا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اسلام کا دوست نما دشمن اور اس کا بدعت کی طرف بلانا شہد میں زہر ملا کر دینے کی حیثیت رکھتا ہے۔

③ کبائر:

اگر کسی کو اللہ تعالیٰ نے سنت پر ثابت قدم رہنے کی توفیق بخشی ہو تو شیطان کا تیسرا داؤ

صحیح دینی معلومات کے لئے ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ہوتا ہے کہ وہ اس کو کبائر کے ارتکاب پر آمادہ اور اس میں مبتلا کردے اور اگر وہ شخص عالم ہے اور لوگ اس کو قابلِ اقتدا سمجھتے ہیں تو شیطانِ لعین کی تمام تر کوشش یہ ہوتی ہے کہ وہ اس کو پھسلا دے تاکہ لوگ اس سے نفرت کرنے لگیں اور اس کے فیضِ صحبت سے جو تھوڑا بہت فائدہ ہو رہا تھا اس کا دروازہ بند ہو جائے۔ جب وہ بدقسمتی سے گناہ کر بیٹھتا ہے تو پھر اس (شیطان) کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ اس کو لوگوں میں شہرت دے اور عوام میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں ہوتی جو ابلیس کے نائب بن کر اس عالم کی اس لغزش کو مشہور کرتے پھرتے ہیں اور بزعمِ خود اس کو ایک ثواب کا کام سمجھتے ہیں، ایسے لوگوں کو ابلیس کا نائب اس لیئے کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے کلامِ پاک میں فرماتا ہے:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ أَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ﴾ (سورة النور: ۱۹)

''جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ مؤمنوں کی بری بات مشہور ہو جائے ان کے لیئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے''۔

④ صغائر:

اگر شیطان کو اس کوشش میں بھی مایوسی ہو اور وہ کبیرہ کے ارتکاب پر بھی کسی کو مائل نہ کر سکے تو وہ صغائر کرا لینے پر اکتفاء کرتا ہے کیونکہ صغائر بھی جمع ہو کر کبیرہ کی طرح انسان کی ہلاکت کا باعث ہو سکتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

''حقیر گناہوں سے اپنے آپ کو بچاؤ، کیونکہ اس کی مثال یہ ہے کہ کوئی قوم بیابان میں اتر پڑے اور ہر ایک ان میں سے جا کر جنگل سے ایک لکڑی کا ٹکڑا اٹھا لائے۔ یہ ٹکڑے جمع کر کے ایک بڑی آگ مشتعل کی جا سکتی ہے۔ جس پر روٹی پکا سکتے اور کباب بھون سکتے

صحیح دینی معلومات کے لئے ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہیں۔(یہ حدیث بالمعنیٰ روایت کی گئی ہے)[1]

صغائر کے ارتکاب میں ایک بڑی خرابی یہ ہے کہ مرتکب ان کو بہت ہلکا اور نا قابلِ اعتناء سمجھ کران کوارتکاب کرتا ہے لیکن کسی کبیرہ کا کرنے والا جو اپنی عاقبت کی بابت، ہراساں ہے اس سے بہت بہتر ہے جو صغائر کو حقیر سمجھ کران کا ارتکاب کرتا رہتا ہے۔

⑤مباحات:

شیطان کے شر کی پانچویں قسم یہ ہے کہ اگر کوئی شخص صغائر کا بھی ارتکاب نہیں کرتا تو وہ اس کو ایسے مباحات (جن کے کرنے نہ کرنے میں ثواب عذاب نہیں) میں مشغول کر دیتا ہے۔جن میں مشغول رہ کر انسان ثواب کے کاموں سے محروم رہتا ہے اور جن کا ثواب باوجود قدرت کے کھو بیٹھنا نقصانِ عظیم ہے، شیطان کو اس سے بھی خوشی ہوتی ہے کہ وہ کسی کو ثواب اور درجات کے حاصل کرنے سے محروم کر دے۔

⑥افضل عمل سے باز رکھنا:

اگر کوئی صاحبِ بصیرت شخص اپنے وقتِ عزیز کا اس قدر خیال رکھتا ہے کہ اس کو مباحات میں بھی ضائع نہیں کرتا اور سمجھتا ہے کہ اس کا ایک ایک لمحہ اگر کسی نیک کام میں صرف کیا جائے تو اس سے ملکِ ابد کے درجاتِ عالیہ خریدے جاسکتے ہیں تو ایسے شخص کے ساتھ شیطان ایک اور داؤ کھیلتا ہے اور وہ یہ ہے کہ افضل عمل سے باز رکھ کر عملِ مفضول (جو پہلے کے مقابلہ میں کمتر ثواب کا موجب ہو) میں مشغول کر دیتا ہے تاکہ انکو کم از کم ثواب کی زیادتی سے محروم کر دے۔ یہ ایک ایسا دامِ فریب ہے کہ جس کا پول اکثر لوگوں پر نہیں کھلتا اور بڑے بڑے عابد اس میں گر پڑتے ہیں کیونکہ جب ایک شخص اپنے دل میں کسی نیکی اور کارِ ثواب کے کرنے کی رغبت پاتا ہے تو اسے گمان تک نہیں ہوتا کہ اس کا محرک اور ترغیب دہندہ شیطان ہے۔لیکن

[1] بحوالہ تفسیر المعوّذتین علاّمہ حافظ ابن قیم الجوزیہؒ، طبع دار الکتاب السّلفیہ، لاہور

صحیح دینی معلومات کے لئے ’’توحید پبلیکیشنز‘‘ کی کتابوں کا مطالعہ کریں
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیقت اس کے برعکس ہوتی ہے اور شیطان اس کو کسی نیکی کے کرنے کی اس لیئے ترغیب دیتا ہے کہ اس کو اس بہتر نیکی سے مانع ہو جس کے کرنے سے اس کو بہت زیادہ ثواب حاصل ہو سکتا تھا۔

﴿اَلْخَنَّاس﴾ کی تفسیر

خناس کے معنے:

خناس کا مادہ "خَنَسٌ" ہے۔ جس کے معنے ہیں ظہور میں آنے کے بعد چھپ جانا اور پیچھے ہٹ جانا۔ قرآن میں ہے:

﴿فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ﴾ (سورۂ تکویر: ۱۵)

"میں قسم کھاتا ہوں ان ستاروں کی جو ظہور میں آنے کے بعد چُھپ جاتے ہیں"۔

خناس کا معنیٰ یہ بھی ہے، سکڑنے والا اور سمٹنے والا۔ شیطان سکڑتا بھی اور سمٹتا بھی ہے۔ پیچھے بھی ہٹتا ہے، دوڑتا بھی ہے اور بڑا ڈرپوک ہے۔ وہ بھاگ بھی جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ جب بندہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان سکڑ کر وہاں سے بھاگتا ہے۔

صحیح بخاری و مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ بندوں کی نماز کو خراب کرنے کے لیئے شیطان مسجد میں آجاتا ہے:

((إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِيْنَ، فَإِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ أَقْبَلَ، حَتَّى إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ، حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ أَقْبَلَ، حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ، يَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا، أُذْكُرْ كَذَا، لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ؛ حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلَّى)) [1]

---

[1] اللؤلؤ والمرجان: ۲۱۶

صحیح دینی معلومات کے لیئے "توحید پبلیکیشنز" کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”جب نماز کے لیۓ آذان دی جاتی ہے تو شیطان ہوا خارج کرتا ہوا بڑی تیزی کے ساتھ پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے۔ تاکہ آذان کی آواز نہ سن سکے۔ اور جب آذان ختم ہو جاتی ہے تو پھر واپس آجاتا ہے۔ لیکن جوں ہی اقامت شروع ہوتی ہے وہ پھر پیٹھ موڑ کر بھاگتا ہے۔ جب اقامت بھی ختم ہو جاتی ہے تو شیطان دوبارہ آکر فلاں بات یاد کر فلاں بات یاد کر۔ ان باتوں کی شیطان یاد دہانی کراتا ہے جن کا اسے خیال بھی نہ تھا۔ اور اس طرح اس شخص کو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں“۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ اُس وقت شیطانِ رجیم، شیطانِ مردود سے اللہ کی پناہ طلب کیا کرو کہ ”اے اللہ! اس شیطانِ مردود سے پناہ دے“۔

اس کا معنیٰ یہ ہے کہ اس سورۃ میں بتایا گیا کہ شیطان کے شر سے بچاؤ کا طریقہ کیا ہے؟ اللہ کا ذکر کثرت سے ہوگا تو شیطان خناس بن جاتا ہے، سمٹتا، سکڑتا، دوڑتا اور بھاگتا ہے۔ لہٰذا کثرتِ ذکر جو ہے وہ شیطان کے وساوس کا علاج ہے۔

الغرض جب انسان اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہو جاتا ہے تو شیطان اس کے قلب پر چھا جاتا ہے اور اس کے دل میں قسم قسم کے وسوسے ڈالتا ہے جو مختلف گناہوں کے ارتکاب کا بیج بوتا ہے لیکن جب انسان اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول ہو جائے اور اس کے ساتھ شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ لے تو وہ پیچھے ہٹ جاتا ہے اور ظاہر ہونے کے بعد پھر چُھپ جاتا ہے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے تمثیلی پیرائے میں اس کو اس طرح بیان کیا ہے کہ شیطان اپنی کتّے جیسی تھوتھنی آدمی کے قلب پر رکھے رہتا ہے لیکن جب آدمی اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو تو وُہ پیچھے ہٹ جاتا ہے اور اپنے اڈے کو چھوڑ دیتا ہے۔

صحیح دینی معلومات کے لیۓ ”توحید پبلیکیشنز“ کی کتابوں کا مطالعہ کریں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیر﴿مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاس﴾

﴿اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ o مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ﴾

''جولوگوں کے سینوں میں وساوس پیدا کرتا ہے وہ خواہ جن ہو خواہ انسان ہو۔''

یعنی جن و انسان موذی بھی ہو سکتے ہیں وسواس بھی ہو سکتے ہیں۔ کچھ شیطان جن ہوتے ہیں۔ کچھ شیطان انسان ہوتے ہیں۔ کچھ انسان شیطان ہوتے ہیں، بلکہ شیطانوں سے بدتر ہوتے ہیں۔ اتنے بدتر کہ شیطان بھی اُن کے شر سے متاثر ہوکر، ان کے پلید لباس سے متاثر ہوکر اُن کے چیلے بن جاتے ہیں۔ جس طرح بعض نیک لوگ ہوتے ہیں جن کا علم، ان کا زُہد، ان کا تقویٰ مثالی ہوتا ہے تو نیک جن اُن کے پاس آجاتے ہیں۔ ان سے تلمّذ کرتے ہیں، اُن سے پڑھتے ہیں، کسبِ فیض کرتے ہیں، اُن کی صحبت سے متمتع ہوتے ہیں۔ اسی طرح بعض شیطان کی طرح خبیث ہوتے ہیں، اتنے بدکردار، اتنا اُن کا سازشی ذہن ہوتا ہے کہ شیطان بذاتِ خود حیران ہوتا ہے کہ یہ تو مجھ سے بھی آگے ہیں۔ یہ تو ہمیں بھی کاٹ گیا۔ اُس کے پاس آتے ہیں اور آکر کہتے ہیں تو ہمارا گرو ہے ہم تیرے چیلے ہیں۔

یا اللہ! خواہ! وہ شیطان جنوں سے ہو یا خواہ وہ انسانوں سے ہو ہم ہر ایک کے شر سے پناہ طلب کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام شرور سے ہمیں محفوظ رکھے۔ آمین

شیطان کے شرور سے بچاؤ

①معوذتین:

شیطان کے شرور سے بچاؤ کے لیۓ یہ مذکورہ دونوں سورتیں پڑھا کریں۔

② آیتُ الکرسی:

شیطان کے شر سے بچاؤ کے لیۓ آیت الکرسی بھی پڑھا کریں۔ سنن نسائی اور صحیح

صحیح دینی معلومات کے لیۓ ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن حبان میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

((مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ لَمْ يَحِلَّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا الْمَوْتَ)) (۱)

''جس نے ہر (فرض) نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی اس کے اور جنت میں داخل ہونے کے درمیان موت کے علاوہ کوئی رکاوٹ نہیں''۔

اور ''اس کو پڑھ کر سوؤ گے تو صبح تک اللہ کی طرف سے محافظ تمہاری حفاظت کرے گا''۔ (۲)

③ ایک اور ورد:

اس کے علاوہ ایک ورد یہ ہے:

((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)) (۳)

''اللہ کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اُسی کی بادشاہت اور اُسی کے لیئے ہی ہر تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔''

صحیح بخاری و مسلم، ترمذی و ابن ماجہ اور مسند احمد میں اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

''جو شخص دن میں سو بار یہ پڑھ لے تو اللہ رب العزت اُس کو دس غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب دیتا ہے۔ نیکی اُسے عطا فرماتا ہے۔ اور سو گناہ اُس کے معاف کر دیتا ہے اور اُس دن اسے شیطان کے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔'' (۴)

---

(۱) نسائی: ۳۳۸۱/۲
(۲) صحیح بخاری۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ
(۳) صحیح بخاری و صحیح مسلم
(۴) صحیح الجامع: ۴۲۳۵۔۴۲۳۷

صحیح دینی معلومات کے لئے ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

④ ذکرِ الٰہی:

اللہ کا ذکر بکثرت کیجیئے اور ان دونوں سورتوں کو پڑھیئے۔ اللہ کے پیغمبر کے صبح وشام کے اذکار میں یہ سورتیں شامل تھیں۔ فجر کے بعد آپ ﷺ تین مرتبہ یہ پڑھتے اور مغرب کے بعد بھی تین مرتبہ پڑھتے۔ ہر نماز کے بعد ایک ایک بار پڑھتے اور سونے کے وقت تین تین مرتبہ پڑھتے۔ اور ان کے شروع میں سورت اخلاص ﴿قُلْ هُوَا للّٰهُ اَحَدٌ...﴾ بھی پڑھا کرتے تھے۔

⑤ بکثرت ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ)) اور ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّ ةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) پڑھا کریں۔

⑥ سورۃ البقرہ اپنے گھروں میں پڑھا کریں۔

⑦ خصوصاً آیۃ الکرسی کے علاوہ آخری دو آیتیں روزانہ پڑھنا ہرگز نہ بھولیں۔

⑧ اپنے غصّے پر قابو رکھیں کیونکہ یہ شیطان کی راہیں ہموار کرتا ہے۔

⑨ فضول گوئی اور لغو حرکات سے گریز کریں کہ یہ شیطانی تسلط کا باعث بنتی ہیں۔

⑩ پرخوری کی عادت چھوڑ دیں کیونکہ شکم سیری میں شیطان کا غلبہ نسبتاً زیادہ ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں شریعت پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے اور ہر طرح کے فتنوں اور شرور سے ہمیں محفوظ رکھے۔ آمین

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ابومحمد شاہد ستار
سول انجنیئر ،شرکۃ یوسف بن احمد کانو
الخبر (سعودی عرب)

۱۸ ربیع الآخر ۱۴۲۹ ھ
۲۴ اپریل ۲۰۰۸ ء

صحیح دینی معلومات کے لئے ''توحید پبلیکیشنز'' کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند جھلکیاں مُعوِّذتین کے فضائل کی

① حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات جب بھی سوتے، بستر پر آتے تو یہ تینوں سورتیں تین تین بار پڑھتے اور اپنے ہاتھوں پر پھونک مارتے اور جہاں تک آپکے ہاتھ پہنچتے وہاں تک اپنے ہاتھ بدن پر پھیرا کرتے تھے۔ (صحیح بخاری)

② شیطان کے خلاف ایک حارس (چوکیدار) ہیں۔ شیطان کے شر کو دفع کرنے کے لیۓ اور اُس کے مکروفریب کو ٹالنے کے لیۓ یہ سورتیں حارس (چوکیدار) کا کام دیتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:
''جو شخص ان سورتوں کو پڑھے گا اللہ رب العزت اسے شیطان کے شر سے کفایت کردے گا۔'' (ابوداود)
اللہ اُس کے لیۓ کافی ہوگا اور شیطان کا شر، فساد، اس کا مکر اُسے لاحق نہیں ہوگا۔ اس لحاظ سے اِن سورتوں کو بڑا عظیم مقام حاصل ہے۔

③ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو معوذتین پڑھ کر اپنے اوپر پھونکتے جب (مرض الموت میں) آپ کی بیماری شدت اختیار کرگئی تو میں معوذات پڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پھونکتی اور برکت کی خاطر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر پر پھیرتی۔ (صحیح بخاری)

④ حضرت ابن عابس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:
''کیا میں تمہیں پناہ مانگنے والوں کی بہترین دعا نہ بتاؤں؟'' صحابی نے عرض کیا: ''کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ ''یہ دونوں سورتیں پناہ مانگنے والی ہیں۔'' (نسائی)

⑤ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کہتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''شام اور صبح کے وقت تین مرتبہ سورۂ اخلاص اور تین مرتبہ معوذتین پڑھو، یہ ہر مصیبت اور تکلیف سے بچنے کے لیۓ کافی ہوں گی۔'' (ابوداود)

⑥ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کے بعد معوذات (سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس) پڑھنے کا حکم دیا۔ (ابوداود)

MU'AWWIDHATAYN-Fazail,Bar'kaat,Tafseer

Published By
توحید پبلیکیشنز
Tawheed Publications
#43,S.R.K.Garden,Bangalore-41
Email: tawheed_pbs@hotmail.com
URDU
31

Read "Tawheed Publications" Books for authentic information about Islam

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ